REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP3.

جلد ٣٣　　شمارہ ٣٣

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب مدیر:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ٣٦ روپے
ششماہی ١٨ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ١٢٠ روپے
فی پرچہ ستر پیسہ

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

١٠ ذوالقعدہ ١٤٠٤ھ　　١٦ ظہور ١٣٦٣ ہش　　١٦ اگست ١٩٨٤ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ١٢ ظہور (اگست) - سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں لندن سے بذریعہ ڈاک موصولہ مورخہ ٣٠/٧/٨٤ کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور پُرنور ایدہ اللہ الودود اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بخیرو عافیت ہیں - الحمد للہ - مورخہ ٢٨ تا ٣٠ جولائی کی تاریخوں میں لندن میں منعقدہ جماعت احمدیہ برطانیہ کی سالانہ کانفرنس اور تمام یورپین ممالک کی مجالس خدام الاحمدیہ کے پہلے سالانہ اجتماع سے حضور انور نے نہایت اہم اور تاریخی خطاب فرمایا - (اس ضمن میں تفصیل کا انتظار رہے)

احباب کرام پوری توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے ہمارے جان ودل سے محبوب آقا کا ہر آن حامی وناصر ہو - دیارِ غیر میں آپ کو صحت وسلامتی سے رکھے اور بے شمار کامیابیوں اور ظفرمندیوں کے جلو میں بہت جلد خیروخوبی کے ساتھ مرکز سلسلہ ربوہ میں واپس لائے - آمین -

قادیان - ١٢ ظہور (اگست) - مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اور جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ بخیروعافیت ہیں -

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

جلسہ سالانہ قادیان

١٨-١٩-٢٠ فتح (دسمبر) ١٣٦٣ ہش / ١٩٨٤ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ١٨-١٩-٢٠ فتح (دسمبر) ١٣٦٣ ہش / ١٩٨٤ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا - احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں -

اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس روحانی اجتماع میں شرکت فرماسکیں ٭

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

لجنہ اماء اللہ قادیان کے زیرِ انتظام

پندرہ روزہ تربیتی کلاس کا اہتمام

رپورٹ مرتبہ مکرمہ نصرت سلطانہ صاحبہ ایم - اے نائب سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس شاورت کے موقعہ پر فرمایا :

" دعوت الی اللہ کی مہم سے خوف کھانے والا احمدی شرک کا مرتکب ہوگا "

ہم جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں اور بیعت کرکے اس روحانی سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں اپنے عہدِ بیعت کو صحیح رنگ میں تب ہی پورا کرنے والے ہوں گے جب ہم امام وقت کی آواز پر صدق دل سے لبیک کہیں - حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی خلافت کے ابتدائی ایام سے ہی جماعت کو داعی الی اللہ بننے کی تلقین فرمارہے ہیں - کیونکہ الٰہی بشارتوں کے مطابق پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے - اور وہ دن دور نہیں جب لوگ فوج درفوج اس سلسلہ میں شامل ہوں گے - مستقبل کے تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ سب سے پہلے ہم خود علم دین سیکھیں - تا جب لوگ کثرت سے اس دینِ حق میں داخل ہوں تو ان کی تعلیمی وتربیتی ضروریات کو پورا کرسکیں - اسی مقصد کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے لجنہ اماء اللہ کا قیام فرمایا تھا اور لجنہ وخدام کی تربیتی کلاسز شروع کی تھیں - قادیان میں اس اہم ضرورت کے پیش نظر گزشتہ سال لجنہ اماء اللہ کے زیرِ انتظام پہلی مرتبہ تربیتی کلاس کا اجراء کیا گیا جس سے لجنہ کی ممبرات نے بخوبی فائدہ اٹھایا - امسال بھی باقاعدہ ایک نصاب مقرر کرکے مورخہ ٥ تا ١٩ مئی لجنہ اماء اللہ قادیان کی دوسری پندرہ روزہ تربیتی کلاس لگائی گئی - اس سلسلہ میں محترمہ حضرت آپا جان نے ذاتی دلچسپی لیتے ہوئے ازراہِ شفقت سلیبس تیار کروایا اور معلّمین کا انتظام کیا - مقررہ نصاب اور پڑھانے والوں کی تفصیل اس طرح ہے :-

قرآن مجید :

نصاب میں قرآن مجید کی آخری دس سورتوں کا ترجمہ اور سورۃ فاتحہ کی مختصر تفسیر رکھی گئی تھی - ترجمہ پڑھانے کے لئے کلاس کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا جنہیں علی الترتیب محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ، محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان اور محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ قادیان نے پڑھانے کے فرائض سرانجام دیئے - سورۃ فاتحہ کے مختصر نوٹس تفسیر کبیر سے حضرت آپا جان نے ممبرات کو نوٹ کروائے -

عام دینی معلومات :

قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں عام دینی وتربیتی امور نیز ذکرِ الٰہی - شانِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم - عظمتِ قرآن - وفاتِ مسیح اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق درثمین اور کلام محمود سے چیدہ چیدہ اشعار کی تشریح محترم مولوی منیر احمد صاحب خادم نے کی - !!

کلام :

کلام کے نصاب میں دلائل وفاتِ مسیح - صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام - ہندوؤں اور سکھوں کے اسلام پر اعتراضات اور ان کے جوابات شامل تھے - جو محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے پڑھائے -

(باقی دیکھئے صفحہ ١١ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید ساڑی مارکیٹ صالح پور کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم - اے - پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا - پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ٭

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۶ ظہور ۱۳۶۳ ہش

وفاقی شرعی عدالت میں پٹیشن کی سماعت

پُرامن مذہبی اور رُوحانی جماعتوں کا ہمیشہ ہی سے یہ طرۂ امتیاز رہا ہے کہ معاندینِ حق و صداقت کے ہاتھوں بے شمار ناقابلِ برداشت ذہنی و جسمانی اذیتیں برداشت کرنے کے باوجود خود اُنہوں نے کبھی کوئی ایسا ردِّ عمل ظاہر نہیں کیا جو معاشرے میں بے چینی اور بدامنی پیدا کرنے کا موجب ہُوا ہو۔ تاریخ کو شناسیت کے مختلف اَدوار میں رُونما ہونے والے ظلم و تشدد پر مبنی اندوہناک واقعات ہمیشہ ایسے ہی خود غرض، مفاد پرست اور کُرسیٔ اقتدار کے بھوکے عناصر کی دین رہے ہیں جن کا مذہب سے کبھی دُور کا بھی واسطہ نہیں رہا۔

جماعتِ احمدیہ خاصتاً ایک مذہبی اور پُرامن رُوحانی جماعت ہے۔ جس کا مقصد و نصب العین بڑھتی ہوئی عالمی بے چینی کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں مداوا کر کے دُنیا میں ایک حسین اور خوش گوار انسانی معاشرے کی تشکیل ہے۔ احمدیت کی گزشتہ قریباً ایک سو سالہ تاریخ اس حقیقت پر شاہد ناطق ہے کہ قدم قدم پر مخالفین کی طرف سے وحشت و بربریت کا انتہائی شرمناک مظاہرہ ہونے کے باوجود کبھی کوئی ایسا مرحلہ نہیں آیا جب اس کے افراد نے بھی صبر و ثبات اور تحمل و برداشت کے دامن کو چھوڑ کر تشدد آمیز تخریبی کارروائیوں کا سہارا لیا ہو۔ بارہا ایسا بھی ہُوا کہ خود امن اور قانون کے محافظ اربابِ حکومت کے ہاتھوں اس پر قافیۂ حیات تنگ کیا گیا۔ ایسے مواقع پر جماعت نے اپنی بقاء کے لئے ہمیشہ قانون اور عدلیہ کا سہارا تو لیا مگر کبھی قانون کو خود اپنے ہاتھوں میں لینے کی کوشش نہیں کی۔ افرادِ جماعتِ احمدیہ کی یہ امتیازی شان یقیناً اس بات کا مُنہ بولتا ثبوت ہے کہ یہ ایک مذہبی اور پُرامن رُوحانی جماعت ہے۔ جس کا سیاسی اور سماجی دہشت پسند جذبوں سے قطعاً کوئی تعلق نہیں۔

گزشتہ دنوں پاکستان کے فوجی حکمرانوں نے محض اپنی ہوسِ اقتدار اور چند سیاسی اغراض کو پُورا کرنے کے لئے ایک بار پھر اسی معصوم مذہبی جماعت کو قُربانی کا بکرا بنانے کی کوشش کی۔ اور کالعدم جماعتِ احرار کے کاسہ لیس ملّاؤں کی حمایت حاصل کرنے کے لئے جماعتِ احمدیہ کے خلاف قرآن و سُنّت کے یکسر منافی ایک ایسا ظالمانہ آرڈیننس جاری کیا جو بُنیادی انسانی حقوق میں کھلی کھلی مداخلت کی حیثیت رکھتا ہے۔ نتیجۃً آج پھر پاکستان میں رہنے والے جماعتِ احمدیہ کے معصوم اور بے گناہ افراد پر رفتہ رفتہ قافیۂ حیات تنگ کیا جا رہا ہے۔

اس تشویشناک صورتِ حال کے تدارک کے لئے بجائے اس کے کہ افرادِ جماعت مُلک کی دُوسری سیاسی اور سماجی تنظیموں کی طرح امن و قانون کو ہاتھ میں لے کر سڑکوں اور گلیوں میں نکل آتے، انہوں نے اپنی مخصوص جماعتی روایات کے مطابق اوّلاً لاہور ہائی کورٹ سے رُجوع کیا۔ مگر افسوس کہ مُلک کی دو عدالتِ عالیہ نے نہ معلوم کن مصالح کو پیشِ نظر رکھ کر اس کی فریاد رسی سے معذوری ظاہر کر دی۔ (بلکہ اسی نوع کی ایک اور درخواست سندھ ہائی کورٹ کراچی بھی اسی قسم کا عذر پیش کئے بغیر داخل بھی کر چکی ہے) مجبوراً جماعتِ احمدیہ کے احباب مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ اسلام آباد، مکرم مرزا نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور، مکرم مبشر لطیف صاحب ایڈووکیٹ لاہور اور مکرم حافظ مظفر احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ کو بتاریخ ۱۳ جون ۸۴ء لاہور کی وفاقی شرعی عدالت میں رٹ درخواست دائر کرنا پڑی۔ جس میں ایک سو سے زائد آیاتِ قرآنی، احادیثِ نبویؐ اور عُلمائے اُمت کے حوالہ جات پیش کر کے ثابت کیا گیا کہ جماعتِ احمدیہ کے خلاف جاری شدہ آرڈیننس دینِ اسلام، احکامِ قرآن و سُنّت اور حُریّتِ فکر و آزادیٔ مذہب کے اعلیٰ انسانی اُصولوں کے منافی ہے۔ رٹ درخواست میں جماعتِ احمدیہ کے لئے اذان اور مسجد کے لفظ کے استعمال پر پابندی کو بھی اس بُنیاد پر چیلنج کیا گیا کہ یہ اقدام اسلامی قانون سازی کے اُصولوں کے خلاف ہے۔ درخواست میں یہ بھی کہا گیا کہ ازرُوئے شریعت کسی شخص سے خود کو مُسلمان کہنے اور اپنے اس عقیدہ کی تبلیغ کرنے کا حق چھینا نہیں جا سکتا۔ اسلام ایک عالمی مذہب ہے۔ قرآنِ حکیم میں نہ صرف مُسلمانوں کو بلکہ غیر مُسلموں کو بھی اجازت دی گئی ہے کہ وہ اپنے عقیدہ کی صداقت کے دلائل پیش کریں۔ لہٰذا جماعتِ احمدیہ کی تبلیغ پر پابندی عائد کرنا اسلامی اُصولوں کی صریحاً خلاف ورزی ہے ——— واضح رہے کہ فیڈرل شریعت کورٹ لاہور میں اسی نوع کی ایک درخواست لاہوری جماعت کے رُکن کیپٹن (ریٹائرڈ) جناب عبدالواحد صاحب کی طرف سے بھی دائر کی گئی ہے۔

اب تک ملنے والی اطلاعات کے مطابق اِن رٹ درخواستوں پر فریقین کی بحث جاری ہے۔ تاہم موضوعِ بحث کی نزاکت کے پیشِ نظر شرعی عدالت نے اِس ضمن میں پریس میں ابلاغِ عامّہ کے تمام شعبوں پر عدالتی کارروائی کی رپورٹنگ پر پابندی عائد کر دی ہے۔ چنانچہ خود عدالت کی طرف سے جاری ہونے والے پریس ریلیز کے حوالے سے ہی اب تک مختلف ذرائع سے جو اطلاعات فراہم ہوئی ہیں اُنہیں قارئینِ بدر کی آگاہی کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

آمدہ اطلاعات کے مطابق مورخہ ۱۵/۷/۸۴ کو چیف جسٹس آفتاب حسین، جسٹس فخر عالم، جسٹس چودھری محمد صدیق، جسٹس مولانا غلام علی اور جسٹس مولانا عبدالقدوس قاسمی پر مشتمل فل بنچ نے رٹ پٹیشن کی سماعت شروع کرنے سے پہلے کُل جماعتی تحفظِ ختمِ نبوت کانفرنس، مُسلم قانون دانوں کی عالمی انجمن کے پاکستانی شعبہ اور پاکستان کی کاشتکار پارٹی کے چیئرمین کی طرف سے داخل کردہ درخواستوں پر غور کیا جن میں اُنہیں بھی پٹیشن میں فریق بنانے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ عدالت نے کہا کہ آئین اور عدالت کے ضوابط میں اس طرح کی درخواستوں کی اجازت دینے کی گنجائش نہیں تاہم وہ عدالت کی مدد کر سکتے ہیں۔ اور انہیں اپنے دلائل تحریری بیان کی شکل میں دائر کرنے کی اجازت دی گئی۔

ازاں بعد عدالت نے شریعت پٹیشن نمبر ۱/ل آف ۱۹۸۴ء کے درخواست گزار مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ کے دلائل سُنے۔ موصوف نے نہایت عمدہ اور خوش گوار ماحول میں اطاعتِ اُولو الامر کے ضمن میں شریعت کورٹ کے دائرۂ اختیار، اسلام میں جبر و اکراہ اور مذہبی آزادی کے تصوّر اور اذان کی بحث کے علاوہ عمومی بحث بھی کی۔ اِس دَوران وفاقی حکومت کی طرف سے ڈاکٹر سیّد ریاض الحسن گیلانی ایڈووکیٹ، حاجی غیاث محمد ایڈووکیٹ، اور ایم۔ بی زمان ایڈووکیٹ عدالت میں موجود تھے۔ ڈاکٹر علّامہ خالد محمود، علّامہ عبدالرحمٰن، علّامہ عبدالرحیم اشعر اور بعض دیگر عُلماء نے اُن کی معاونت کی۔ سماعت کے دَوران متعدد معروف علماء اور وُکلاء بھی عدالت میں موجود تھے۔

مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ کی طرف سے اگلے روز یعنی مورخہ ۱۶/۷/۸۴ کو بھی دلائل پیش کئے گئے۔ جو مسلسل چار گھنٹے تک جاری رہے۔ ازاں بعد سماعت اگلے روز کے لئے ملتوی کر دی گئی۔ اس روز وفاقی حکومت کے وکلاء کی معاونت علّامہ خالد محمود، علّامہ شریف جالندھری اور بعض دُوسرے عُلماء نے کی۔ عدالت کی کارروائی اگلے دو روز بھی مُسلسل جاری رہی۔

مورخہ ۲۲/۷/۸۴ اور مورخہ ۲۳/۷/۸۴ کو پروفیسر قاضی حبیب الرحمٰن صدر شعبہ اسلامیات پشاور یونیورسٹی (یکے از معاونینِ عدالت) نے اپنے دلائل پیش کئے۔ ازاں بعد مسٹر محمود احمد غازی پروفیسر اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد (یکے از معاونینِ عدالت) نے اپنے دلائل پیش کئے۔ جو اگلے روز یعنی ۲۴/۷/۸۴ کو بھی ایک بجے تک جاری رہے۔ بعدہٗ مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ نے ایک بجے سے قریباً ۱½ بجے تک خطاب کیا۔

مورخہ ۲۵/۷/۸۴ کو شرعی عدالت کے معاون علّامہ صدر الدین رفاعی نے اور مورخہ ۲۶/۷/۸۴ کو ڈیڑھ بجے تک مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ نے خطاب کیا۔ مورخہ ۲۶/۷/۸۴ کو علّامہ تاج الدین حیدری آف رابطہ عالمی اور علّامہ محمد اشرف صدر شعبہ عربی پشاور یونیورسٹی نے علی الترتیب اپنے اپنے دلائل پیش کئے۔ علّامہ محمد اشرف کے دلائل اگلے روز یعنی مورخہ ۲۷/۷/۸۴ کو بھی جاری رہے۔

ہم ابھی وفاقی شرعی عدالت میں جماعتِ احمدیہ کی رٹ پٹیشن کی سماعت سے متعلق بعد کی عدالتی کارروائی کے منتظر ہی تھے کہ اچانک آج ریڈیو پاکستان کی نشریات میں یہ خبر سُننے کو ملی کہ مسلسل ایک ماہ کی پُرزور اور مدلّل بحث کے بعد عدالت کے پانچ رُکنی فُل بنچ کے جج صاحبان نے اپنے متفقہ فیصلہ میں ایک سو سے زائد آیاتِ قرآنی، احادیثِ نبویؐ اور جلیل القدر علماءِ اُمت کے مستند حوالہ جات پر مبنی جماعتِ احمدیہ کی رٹ درخواست کو کلیۃً بے وزن اور آرڈیننس کے نتیجہ میں افرادِ جماعت کی بُنیادی انسانی حقوق سے محرومی کے ادّعا کو یکسر غلط اور بے بُنیاد قرار دے کر رٹ پٹیشن کو خارج کر دیا ہے۔ گو ہمارے ذہن میں اس کیس کی سماعت کے دَوران بھی مختلف قسم کے خدشات جنم لے رہے تھے۔ تاہم اِس خیال سے کبھی کبھی اُمید بھی بندھتی تھی کہ شریعتِ اسلامیہ کے مضبوط حصار میں محصور ہونے کی وجہ سے عام دُنیوی عدالتوں کے مقابلہ میں اِس دینی عدالت کے جج صاحبان میں تقویٰ، طہارت اور خشیتِ الٰہی کا عنصر زیادہ مادہ ضرور موجود ہوگا۔ اور وہ ارشادِ قرآنی وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا کو ملحوظ رکھ کر اسلامی عدل و انصاف کے اُن تقاضوں کو بہر صُورت پُورا کریں گے جو اِس دینِ مُبین کا طُرۂ امتیاز ہیں۔

مگر ع

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ !!

ریڈیو پاکستان کی آج کی نشریات نے ہمارا یہ بھرم بھی توڑ دیا۔

ابتدائی گیارہ دنوں کی عدالتی کارروائی پر نظر ڈالنے سے ہی ہر شخص بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ اس تمام عرصہ میں جماعتِ احمدیہ کی طرف سے صرف ایک وکیل یعنی مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ ہی بحث کرتے رہے۔ جبکہ اُن کے پیش کردہ دلائل کا جواب دینے کے لئے وفاقی حکومت کو نہ صرف تین سینئر وکلاء کا سہارا لینا پڑا بلکہ ان کی معاونت کے لئے پاکستان بھر کی یونیورسٹیوں کے بڑے بڑے سکالرز کی بھی خدمات حاصل کرنا پڑیں۔ اگر جماعتِ احمدیہ کی رٹ پٹیشن میں واقعی کوئی وزن نہیں تھا تو پھر کمرۂ عدالت کو یوں بے شمار علماء، وکلاء اور سکالرز کا اکھاڑہ (باقی صفحہ ۱۰ پر)

خطبہ جمعہ

سیّدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۶ وفاء (جولائی) ۱۳۶۳ ہش ۱۹۸۴ء بمقام مسجد فضل لندن

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ غیر مطبوعہ اور غیر نظر ثانی شدہ خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے قلمبند کر کے ادارۂ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے۔ (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور پر نور نے درج ذیل آیات کریمہ تلاوت فرمائیں:-

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ (مجادلہ: ۲۲)

فَلَمَّا جَاۗءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِىِٕذٍ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۝ (ہود: ۶۷)

وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ۭ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ۝ (احزاب: ۲۶)

اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۝ (شوریٰ: ۲۰)

وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ (حدید: ۲۵)

وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ (حج: ۴۱)

اور پھر فرمایا:-

یہ چند آیات اور آخر پر بعض آیات کے ٹکڑے جو میں نے تلاوت کئے ہیں ان سب میں اللہ تعالیٰ کی صفت قَوِیّ اور صفت عَزِیْز کو دہرایا گیا ہے۔ اور بار بار ایک خاص مضمون کے تعلق میں ان صفات کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

پہلی آیت جو میں نے پڑھی اس کا ترجمہ یہ ہے، کہ اللہ نے اپنے اوپر فرض کر لیا ہے لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ کہ یقیناً میں اور میرے رسول غالب آ کر رہیں گے۔ اور اَغْلِبَنَّ میں بھی ایسی شدت کے ساتھ غلبہ کا اظہار فرمایا گیا ہے کہ اس سے بڑھ کر شدت سے غلبے کا اظہار عربی زبان میں ممکن نہیں اول تو لفظ کَتَبَ حد سے زیادہ زور دینے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس سے اوپر عربی زبان میں کوئی لفظ نہیں ہے زور کا کہ خدا نے فرض فرما لیا ہے اپنے اوپر۔ اور پھر لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ میں نونِ ثقیلہ استعمال فرمایا جس کا مطلب ہے کہ لازماً یہ ہو کر رہے گا۔ اس کے سوا کچھ ہو نہیں سکتا۔ تو خدا جو دوسروں پر کچھ فرض فرماتا ہے اس موقع پر۔ اپنے پر بھی کچھ فرض فرما رہا ہے۔ اور کن لوگوں کے لئے اپنے اوپر فرض فرما رہا ہے؟ ان لوگوں کے لئے جو

خدا کے عائد کردہ فرائض کا حق

ادا کرتے ہیں۔ اس لئے اس موقع پر رُسُلِیْ کا لفظ استعمال فرمایا۔ اور باقیوں کا ذکر نہیں کیا۔ کیونکہ رسول خدا کے بندوں میں سے وہ ہیں جو خدا کے عائد کردہ تمام فرائض کو ان کے حق کے مطابق ادا کرتے ہیں۔ اور اس کے نتیجہ میں اللہ اپنے اوپر ایک بات فرض کر لیتا ہے ان کے لئے۔ کہ یہ وہ بندے ہیں جو ضائع نہیں کئے جائیں گے۔ لازماً ان کو غلبہ نصیب کیا جائے گا۔ اور اَنَا کہہ کر ساتھ رُسُلِیْ کو شامل کرنا بہت ہی عظیم الشان اعزاز ہے جو ان کو بخشا ہے۔

پس غلبہ تو لازماً عطا ہوتا ہے اور خدا کے رسولوں کو عطا ہوتا ہے۔ لیکن وہ جو ساتھ چلنے والے ہوتے ہیں، وہ غلامانِ در جو گرتے پڑتے قافلے میں شامل ہو جاتے ہیں اور خواہ حق ادا نہ بھی کر سکیں۔ حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ بھی حصہ پا جاتے ہیں۔ اور ایک زمانہ ایسا آتا ہے کہ بظاہر رسول تو موجود نہیں ہوتے لیکن ان کے ماننے والوں کو غلبہ عطا ہو رہا ہوتا ہے۔ بڑے ہی بے وقوف ہوں گے وہ جو یہ سمجھتے ہوں کہ ہماری طاقت سے، ہمارے اعمالِ صالحہ کے نتیجے میں غلبہ عطا ہوا۔

امرِ واقعہ یہ ہے

کہ جب خدا رسالت کو جاری فرماتا ہے اس وقت یہ تقدیر لکھی جا چکی ہوتی ہے۔ کیونکہ کَتَبَ میں ایک معنیٰ لکھے جانے کا بھی ہے۔ مراد یہ ہے کہ لکھا گیا ہے جب میں نے بھیجا ہے کسی کو۔ اور اس کی خاطر لازماً میں غالب کر کے دکھاؤں گا۔ بلکہ یہاں تک کہ بعض اوقات تو وہ بظاہر بھی جاتے رہتے ہیں راہوں سے۔ تب بھی غلبہ نصیب ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ وعدہ جو خدا اپنے رسولوں سے کرتا ہے اس کو کبھی ٹالتا نہیں۔

یہ قَوِیّ اور عَزِیْز کی جو صفات دہرائی گئی ہیں ہر ایسے موقع پر۔ یہاں رسولوں یا ان کے ساتھیوں کو غلبہ عطا کرنے کا وعدہ ہے۔ ان کے ساتھ رحمتوں کے وعدے ہیں۔ ان کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھنے کے وعدے ہیں۔

اِن صفات کے کیا معانی ہیں؟

قَوِیّ کا مطلب تو عام اردو میں بھی معروف ہے۔ طاقتور کو قوی کہتے ہیں۔ اور عزیز کو غالب کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔ اس کا ترجمہ جب آپ قرآن مجید میں پڑھیں گے تو ہر جگہ "غالب ہے" یا مضبوط ہے اور طاقتور ہے ان معنوں میں اس کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔ لیکن جہاں تک قوی کا تعلق ہے صرف اردو میں جس کو قوی کہتے ہیں وہی معنیٰ یہاں چسپاں نہیں ہوتے۔ یا انسان کے تعلق میں جو قوی لفظ سمجھا جاتا ہے وہی معنیٰ خدا کے اوپر چسپاں نہیں ہوتے۔ کیونکہ قوی میں ایک، قوت پر استقلال پایا جاتا ہے۔ قوی ایسے شخص کو کہتے ہیں جس کی قوت کی حالت ہمیشہ برقرار رہتی ہے۔ اور جاری رہتی ہے۔ اور دنیا میں کوئی بھی انسان خواہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو۔ اس کے متعلق یہ دعویٰ نہیں کیا جا سکتا کہ اس کی قوت کی حالت میں استقرار ہے۔ اور کبھی اس میں زوال نہیں آ سکتا۔ وقتی زوال تو بڑے بڑے عظیم الشان جرنیلوں کی قوتوں میں بھی آ جاتا ہے۔ وہ بے ہوش ہو جاتے ہیں وہ غش کھا کے جا پڑتے ہیں۔ ان کے قویٰ معطل ہو جاتے ہیں کچھ عرصے کے لئے۔ یا عموماً آخر عمر پر جا کر انحطاط پذیر ہو جاتے ہیں تو کوئی بھی دنیا میں آپ تصور نہیں کر سکتے ایسا شخص جس کے اوپر لفظ قوی اپنی تمام شان کے ساتھ صادق آتا ہو۔ وہ ایک ہی وجود ہے یعنی اللہ جل شانہٗ جس کے متعلق لفظ قوی استعمال ہو سکتا ہے۔ اسی نسبت سے دوسرے درجے پر رسولوں کے متعلق استعمال ہوتا ہے۔ اگرچہ رسولوں پر بھی کمزوری کی حالت آتی ہے۔ لیکن ایک قوی لفظ میں POTENCIAL کے معنے بھی پائے جاتے ہیں۔ اس لحاظ سے رسولوں کے متعلق ہم قوی کا لفظ استعمال کر سکتے ہیں۔ کہ چونکہ ان کو غلبے کا وعدہ دیا گیا ہے اور ایسے قوی کی طرف سے وعدہ دیا گیا ہے جس کی قوت میں زوال کوئی نہیں۔ اس لئے POTENCIAL کے لحاظ سے بالقوّہ وہ قوی ہی رہتے ہیں۔ مگر اوّل طور پر لفظ قوی بہرحال اللہ ہی کی ذات اور اسی کی شان کے بارے میں استعمال ہو سکتا ہے۔

جیسا کہ قرآن کریم کی دوسری آیات میں اس لفظ کو قوت کے طور پر یا قوی کے طور پر مختلف جگہوں پر استعمال فرمایا گیا، مختلف صفات کے ساتھ استعمال فرمایا گیا۔ اس کے جو معنے کھل کر سامنے آتے ہیں وہ چار ہیں۔ قوی سے مراد محض جسمانی طور پر قوی نہیں ہے بلکہ

قوت کا لفظ چار حالتوں کے اوپر بولا جاتا ہے

اور قرآن کریم میں استعمال ہوا ہے۔ جسمانی قوت۔ اخلاقی قوت۔ نفسیاتی قوت۔ اخلاقی اور نفسیاتی کو آپ ایک ہی شمار کر لیں۔ کیونکہ دراصل مختلف طرزِ بیان ہے۔ تو نفسیاتی قوت ہی کہنا چاہئے

"خدا تیری دولت ہے اس کے پانے کیلئے مصیبتوں کیلئے تیار ہو جاؤ"
(ازالہ اوہام صفحہ ۴۴۶)

پیشکش:- گلوب ربر مینوفیکچررس ۱/۲ راجندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون:- 27-0441
گرام:- "GLOBEXPORT"

بنیادی طور پر۔ جو تیسیہ ضرورت پڑتی ہے تربیت اور تعلیم پاتی ہے تو پھر اسے اخلاقی قوت کہہ دیا جاتا ہے۔ تو اوّل جسمانی قوت، دُوسرے اخلاقی قوت، اور تیسرے فکری اور نظریاتی قوت، ذہن اور عقل کی قوت، اور چوتھے رُوحانی قوت۔ تو اِن چاروں کے اُوپر قرآن کریم سے ثابت ہے کہ قوت کا استعمال ہُوا ہے۔

پس جب

خُدا کی ذات

میں قوی کا لفظ استعمال ہوگا تو نفسیاتی طور پر تو ہم نہیں کہہ سکتے لیکن بالارادہ کہیں گے۔ وہ اپنے ارادے اور عزم میں قوی ہے۔ وہ اس لحاظ سے قوی ہے کہ جو چاہے کر کے دکھا سکتا ہے۔ وہ اِس لحاظ سے قوی ہے کہ اس کے اِرادوں پر کوئی تنزّل نہیں آتا۔ وہ اِس لحاظ سے قوی ہے کہ اس کی صفات بہترین اخلاق کا مظاہرہ کرتی ہیں اور اس کی صفات میں کوئی تبدیلی نہیں ہے۔ اور ہر صفت اپنے حُسن کے اعتبار سے قوّت رکھتی ہے۔ اور اُس کی کسی صفت پہ حُسن کے اعتبار سے کوئی زوال نہیں آتا۔ اور فکر اور تدبیر کے لحاظ سے وہ قوی ہے۔ اُسی کی فکر، اُسی کا تدبّر، اُسی کی ترتیب اور اُسی کی تدبیریں دُنیا میں قدرت کے ساتھ جلوہ نما ہوتی ہیں۔ اور اس کے مقابل پر کوئی قوت اور کوئی تدبیر کام نہیں کرتی۔ تو یہ چاروں معنے قوی میں پائے جاتے ہیں۔

اس کے ساتھ عزیز کا لفظ کیوں رکھا گیا ہے؟ اس میں بھی

ایک حکمت

ہے کیونکہ بعض دفعہ قوی ایک ایسے شخص یا ایسی ذات کو بھی کہہ لیا جاتا ہے اور اس سے قوت کا مظاہرہ ہوتا ہے جو غلط موقع پر ہوتا ہے۔ اور اس کے نتیجے میں بظاہر ایک انسان قوی ہوتا ہے لیکن ذلیل ہو جاتا ہے۔ اس کی قوت میں بھی ذلت پائی جاتی ہے۔ ایک کمزور، ایک معصوم انسان کو ایک طاقتور جب پکڑتا ہے، رگیدتا ہے اس کو ذلیل اور رُسوا کرنے کی کوشش کرتا ہے تو قوی تو بظاہر وہ بھی ہے لیکن ذلیل بھی وہی ہے ساتھ۔ ایسے شخص کو عزیز نہیں کہہ سکتے۔ تو خدا تعالیٰ نے یہاں اس موقعہ پر قوی کا لفظ استعمال فرمایا وہاں ساتھ عزیز بھی فرما دیا۔ کیونکہ عزیز میں جو غلبہ ہے وہ دراصل براہِ راست اس کے معنوں میں نہیں پایا جاتا بلکہ عزّت کے لفظ سے وہ معنے اس کو عطا ہوتے ہیں۔ بنیادی عزیز کے اندر جو معنی ہیں وہ عزّت کے ہیں۔ اور عزیز ایک ایسے شخص کو کہتے ہیں جو ہمیشہ عزّت کی حالت میں رہتا ہے۔ یعنی اتنا طاقتور ہے کہ اس کی عزّت اُس سے چھینی نہیں جا سکتی۔ پس غالب ہے اپنی عزّت کے اعتبار سے، اپنے کرم کے اعتبار سے۔ اپنے شرف اور اپنے مرتبہ کے اعتبار سے۔ اسی ذات کو عزیز کہا جاتا ہے۔ پس جب قوی کے ساتھ عزیز کی تکرار کی گئی

مومنوں کے تعلق میں

یا بُنیادی طور پر رُسلؑ کے تعلق میں تو یہ سارے وعدے اُن کو عطا کر دیئے گئے۔ گویا اُن سے یہ کہا گیا کہ اے میرے بندو! تم جسمانی لحاظ سے حقیر سمجھے جا رہے ہو۔ اور لوگ سمجھتے ہیں کہ تم سے جس طرح چاہیں ہم سلوک کریں۔ کوئی نہیں ہے جو ہمیں روک سکے۔ لیکن ہم تمہیں بتلاتے ہیں کہ قوی خدا تمہارے ساتھ ہے۔ اور جسمانی لحاظ سے بھی تم عزّت پاؤ گے۔ تم غلبہ پاؤ گے۔ اور تمہارے دُشمن ذلیل اور ناکام ہو جائیں گے ——— پھر

قوی میں یہ وعدہ دیا گیا ہے

کہ نفسیاتی اعتبار سے تمہیں ذلیل اور رُسوا کر کے تمہارے اعصاب کو توڑا جاتا ہے اور دُشمن یہ سمجھتا ہے کہ تمہارے اعصاب کو شکستہ کر دے گا، پارہ پارہ کر دے گا اور تمہارے اِرادوں کو مضمحل کر دے گا۔ تمہاری قوتِ ارادی پر حملہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارا تو میرے ساتھ تعلق ہے میں قوی ہوں۔ اس لیئے جو مجھ سے تعلق جوڑ گیا ہے اس کے اِرادوں کو قوت عطا کی جائے گی۔ لہٰذا ہر کمزوری کی حالت میں بھی ایک غیر متزلزل عزم اُن کو عطا ہوگا کسی قیمت پر وہ شکست کھانے والے لوگ نہیں ہیں۔ اُنہیں ثبات بخشا جائے گا۔ یہ دُوسرا وعدہ ہے جو قوی میں اُن سے کیا گیا ہے۔ اور

تیسرا وعدہ

اُن سے یہ کیا گیا ہے کہ ان کی عقلیں تیز کی جائیں گی۔ حکمت ان کو عطا کی جائے گی۔ اور حکمت اور عقل کا غلبہ بھی اُن ہی کو نصیب ہوگا۔ اور

چوتھا وعدہ

اور آخری وعدہ یہ ہے کہ صرف یہی نہیں بلکہ رُوحانیت میں وہ جلد جلد ترقی کریں گے۔ اور جتنا زیادہ کمزور سمجھ کر دُشمن اُن کو ذلیل اور رُسوا کرنے کی کوشش کرے گا۔ اُتنی ہی زیادہ وہ رُوحانی رفعتیں حاصل کرتے چلے جائیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ رُوحانیت کے لحاظ سے بھی قوی ہے اور چونکہ خدا کے ساتھ ان کا تعلق قائم ہے۔ اس لیئے اُن کو یہ چاروں نعمتیں جو عطا ہوں گی اُن میں ثبات ہوگا۔ اُن میں استمرار ہوگا۔ ان میں استقلال پایا جائے گا۔ اور کسی حالت میں بھی اُن سے یہ چھینی نہیں جا سکیں گی۔

کتنے عظیم الشان وعدے ہیں!؟

جو بار بار ایک ہی تعلق میں دُہرائے جا رہے ہیں۔ اس لئے خدا جیسے صفات کو اختیار فرماتا ہے بیان کرنے کے لیئے تو اُس کے اندر بڑی گہری حکمتیں ہوتی ہیں۔

صفات باری تعالےٰ

کے مضمون پر آپ غور کریں تو قرآن کی بہت سی آیات جو ویسے آپ کو سمجھ نہیں آئیں گی، صفات باری تعالیٰ کی کُنجی سے حل ہوتی دِکھائی دیں گی۔

عزیز میں ساتھ یہ بتایا گیا کہ عزّت خدا کے لیئے ہے۔ اور ہر عزّت خُدا کے لئے ہے عزّت کے ساتھ قرآن کریم ایک دوسری جگہ فرماتا ہے کہ ہر عزّت خدا کے لیئے ہے۔ تو مُراد ہُوا کہ عزیز میں کوئی ایک پہلو نہیں ہے بلکہ مختلف پہلو ہیں۔ اور

عزّت کی جتنی قسمیں ہیں

اُن سب قسموں سے اُن کو غلبہ نصیب ہوگا۔ کیونکہ عزیز خدا ظاہری قوت کے لحاظ سے بھی عزیز ہے اور باقی تمام قوتوں کے لحاظ سے بھی عزیز ہے۔ مثلاً ایک انسان جسمانی طور پر تو قوی ہو سکتا ہے، یہ انفرادی قوت ہے۔ لیکن قومی اعتبار سے وہ قوی نہیں ہوتا۔ اس کی قوم کمزور ہوتی ہے اور کمزور قوم کو دیکھ کر لوگ اُس کو ذلیل اور رُسوا کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت صالحؑ کے متعلق جو آیت میں نے پڑھی ہے اس میں اس کا برعکس مضمون بتایا گیا ہے۔ کہ صالحؑ کی قوم معزز اور طاقتور تھی۔ لیکن بعض انبیاءؑ کی قومیں اپنی تو بہرحال طاقتور اور معزز ہوتی ہیں، اُن کے ماننے والوں کی قومیں معزز اور طاقتور نہیں ہوتیں۔ تو ایسی صورت میں اُن کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اور اُن کے ماننے والوں کو ذلیل اور رُسوا کیا جاتا ہے۔ اور یہ دُنیا دار یہ فرق کر کے دِکھاتے ہیں۔ مکّے کی زندگی میں یعنی

مکّی دَور میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے صحابہؓ دو حِصّوں میں منقسم ہو گئے تھے ایک وہ تھے جن کی قومیں، ذاتی طور پر جن کے ساتھ اُن کا تعلق تھا جن قوموں کے ساتھ، وہ قومیں قوی تھیں۔ اور عزیز تھیں۔ نتیجۃً اُن قوموں کے افراد کے ساتھ بھی عزّت کا سلوک ہو رہا تھا باوجود اس کے کہ وہی بات کہتے تھے جو اُس قوم کے ضعیف کہتے تھے۔ یعنی ایک وقت میں ایسی حالت آتی تھی کہ حضرت ابوبکرؓ تو عزّت اور شرف کے ساتھ سر اُٹھا کر پھر رہے ہیں۔ لیکن بلالؓ کو گلیوں میں گھسیٹا جا رہا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ جو بظاہر کمزوری کی حالت ہے، یہ جو سمجھا جا رہا ہے کہ تمہاری قوم کمزور ہے، جن لوگوں سے تم وابستہ ہو وہ کمزور ہیں۔ اگر ایسی حالت ہو تو اللہ تعالیٰ اِس کمزوری کی حالت کو بھی عزّت میں تبدیل کر دے گا۔ یعنی مراد یہ ہے کہ ایسے عزیز سے تمہارا تعلق ہو گیا ہے کہ ہر ماننے والے، ہر تعلق والے کی ہر ذلّت کو عزّت میں تبدیل کیا جائے گا۔ غلبے میں تبدیل کیا جائے گا۔

اسی طرح بادشاہ ہوتے ہیں۔ جو قوموں سے بڑھ کر عزّت پاتے ہیں۔ لیکن ضروری نہیں کہ بادشاہ کو ہر قسم کی عزّت نصیب ہو۔

بعض عزّتوں کا تعلق اموال سے ہوتا ہے

ایک بادشاہ خواہ کتنا بڑا بادشاہ ہو، حکومتیں بعض دفعہ غریب ہوتی ہیں۔ نتیجۃً اُن کو محتاج ہونا پڑتا ہے دُوسروں کا۔ اور جب تک مال کی قوت نصیب نہ ہو مالی لحاظ سے وہ ذلیل ہو جاتے ہیں چنانچہ جنگ کے مواقع پر بڑی بڑی عظیم یورپین قومیں مال کی کمی کی وجہ سے ذلیل ہوئیں۔ اور یہود کے ساتھ اُن کو معاہدے کرنے پڑے۔ اور یہ جو

اسرائیل کا مسئلہ

کھڑا ہُوا ہے اس میں ایک وجہ یہ بھی تھی، ایک محرک یہ بھی تھا کہ اسرائیل کا وعدہ انہوں نے اس بناء پر کیا کہ اپنی جنگ کے لئے یہود سے پیسہ لے کر استعمال کر رہے تھے۔ اگرچہ یہود کو کوئی نقصان نہیں تھا اُس پیسہ دینے میں کیونکہ وہ زیادہ بڑھا کر وصول بھی کر رہا تھا۔ لیکن وقتاً کی جب ضرورت پڑتی ہے تو چاہے سُود پر بھی پیسہ ملے اِنسان زیرِ احسان آجاتا ہے۔

تو کتنی بڑی بڑی عظیم الشان یورپین قومیں آپ کے سامنے ہیں جو عزیز تو تھیں ایک پہلو سے لیکن ایک دوسرے پہلو سے عزیز نہیں تھیں۔ اور جس پہلو سے عزیز نہیں تھیں اُسی پہلو سے۔ اُن کے لئے آخر دو ذلّت کے بھی سامان پیدا ہو گئے۔ دُنیا میں قائم ہو گئیں اُن کے ذلیل کئے جانے کی۔ بھی ایک ظلم کرنے پر مجبور ہو گئے۔ بہرحال

عزت کے بہت سے پہلو ہیں

اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ میں عزیز ہوں۔ تو ایک انسان کی طرح کا عزیز نہیں ہے خُدا۔ وہ عزت کے ہر پہلو میں عزیز ہے۔ اموال کے لحاظ سے بھی عزیز ہے۔ دولتوں کے لحاظ سے بھی عزیز ہے۔ بادشاہتوں کے لحاظ سے بھی عزیز ہے۔ ذاتی شرف کے لحاظ سے بھی عزیز ہے۔ چنانچہ قرآن کریم اس لئے رزق کے تعلق میں بھی عزیز اور قوی کی صفات بیان فرماتا ہے۔ اگر صفاتِ باری تعالیٰ کے مضمون پر یکجائی نظر نہ ہو تو انسان حیران ہوتا ہے کہ یہاں رزق کہنے کا کوئی موقعہ تھا؟ قوی اور عزیز کہنے کا کونسا موقعہ ہے؟ لیکن جیسا کہ آپ صفات کی حکمتوں کو سمجھیں تو پھر جس طرح بیان سے بالا ہوتا ہے اسی طرح مضمون کھلنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ

کہ خدا کے بعض بندے

رزق کی مشکلات

میں خدا کی خاطر مبتلا کئے جاتے ہیں۔ اُن کا ذکر ہے۔ فرماتا ہے اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ اپنے بندوں کی باریک ضرورتوں پر بھی نگاہ رکھنے والا ہے۔ خُدا اُن کو نظر انداز نہیں کرتا۔ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ رزق تو اُس کے ہاتھ میں ہے جس کو چاہتا ہے رزق عطا کرتا ہے۔ اور کن کو عطا کرتا ہے؟ وہ جن کے بارے میں بارہا واضح کر چکا ہے کہ اُن کے لئے وہ قوی ہے اور عزیز ہے۔ اور قوی اور عزیز کی صفات اس مضمون کے ساتھ دہرائی جا رہی ہیں جس موقعے پر دُہرائی جاتی ہیں اُن کی یہاں تکرار نے بتا دیا کہ یہاں کونسے بندے مراد ہیں۔ کن کا ذکر ہو رہا ہے...؟ اور رزق جن کو عطا ہونا ہے یہ وہی لوگ ہیں جن کو خدا کے نام پر تکلیفیں دی جاتی ہیں۔ جن کو سمجھا جاتا ہے کہ ان کو رزق کے لحاظ سے ذلیل کر دو۔ چنانچہ گزشتہ بعض تحریکات کے موقع پر بعض متکبر لوگوں نے یہ بھی کہا کہ ہم تو جماعت کے ہاتھ میں کشکول پکڑا دیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اُن کے ہاتھوں میں کشکول پکڑا دیا۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر رزق خدا کی خاطر چھینا جائے، اگر خدا کے نام پر کسی بندے کو رزق سے محروم کیا جائے تو اُس کو اللہ تعالیٰ قوت دیتا ہے۔ یہ فرما کر اُس کو حوصلہ عطا کرتا ہے کہ اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ وہ بندوں کی باریک ترین ضروریات پر، اُن کی دلی کیفیات پر نظر رکھنے والا خدا ہے۔ وہ لازماً اُن کو رزق عطا فرمائے گا۔ اور چونکہ یہ سارا مضمون مقابلے کا ہے اِس لئے اِس کا

دُوسرا پہلو

یہ ہے کہ جہاں یہ چار صفات مومنوں کے لئے اثبات کا پہلو رکھتی ہیں وہاں یہ چاروں صفات مخالفین کے لئے سلب کا پہلو اختیار کر جاتی ہیں۔ یعنی محض خدا اپنے بندوں کے لئے قوی اور عزیز نہیں ہے۔ بلکہ بعض دوسروں کے مقابل پر اُن کے لئے قوی اور عزیز ہے جس کا معنی یہ ہے کہ اُن کے لئے قوی نہیں رہے گا۔ اُن کے لئے اپنی قوت کا مظاہرہ نہیں کرے گا۔ اُن کو اپنی قوت میں سے حصہ نہیں دے گا۔ تو سلبِ قوت کا معنی پایا جاتا ہے جہاں دشمنوں کا تعلق ہو۔ اور جہاں اپنوں کا تعلق ہے وہاں اثباتِ قوت کا معنی پایا جاتا ہے۔ چنانچہ دوسری آیت میں یہ سارا مضمون مختلف آیات میں مختلف مواقع پر روشنی ڈالتے ہوئے بیان فرمایا گیا ہے۔

ایک دوسری آیت میں جو میں نے ابھی تلاوت کی تھی جہاں حضرت صالح کا ذکر ہے وہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّیْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ بِرَحْمَۃٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْیِ یَوْمِئِذٍ ؕ اِنَّ رَبَّکَ ھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ ○

ایک مدت تک ہم نے صالح کو اور اُس کے ساتھیوں کو آزمایا۔ اور خدا کے نام پر انہیں کئی قسم کی تکالیف دی گئیں۔ لیکن پھر وہ وقت جب آیا جب خدا کے فیصلے نے ظاہر ہونا تھا اَمْرُنَا سے مراد یہ ہے کہ ہم نے جس دن اپنے فیصلے کو ظاہر فرمانا تھا

جب وہ وقت آیا تو ہم نے صالح کو بھی اپنے فضل سے اپنی رحمت سے نجات بخشی " مِنْ خِزْیِ یَوْمِئِذٍ اُس دن کی ذلت سے نجات بخشی۔ بس یہاں قوی اور عزیز کے ابتلائی معنے اکٹھے دکھلائے گئے ہیں۔ یعنی وہ دن جو

ہار اور جیت کا دن

ہے وہاں قوت کو بھی ظاہر ہونا پڑتا ہے اور عزت کے مضمون کو بھی ظاہر ہونا پڑتا ہے۔ اور اُس دن صرف قوت ہی عطا نہیں ہوتی بلکہ اتنی نمایاں فتح، ایسی عزت نصیب ہوا کرتی ہے کہ دشمن بالکل خائب و خاسر اور ذلیل ہو جایا کرتا ہے۔

پھر ایک دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بعض دفعہ لوگ نہتے ہوتا کہ جیسے کہ آتے ہیں۔ اور اس کے مقابل پر میرے بندے بالکل کمزور اور نہتے ہوتے ہیں۔ اور ڈر

سخت خوف کا مقام

پیدا ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ خدا اُن کو اجازت دیتا ہے کہ وہ اپنا دفاع کریں۔ اور کمزوروں کو طاقتوروں پر غلبہ نصیب فرماتا ہے لیکن فرماتا ہے کہ بعض ایسی حالتیں بھی ہوتی ہیں کہ ان کو میں نہ لڑنے کی اجازت دیتا ہوں اُس وقت، نہ ایسا موقعہ پیدا کرتا ہوں۔ بلکہ خدا خود اُن کی خاطر لڑتا ہے۔ اور بجائے اس کے کہ اُن کے ہاتھوں دشمن شکست کھائے، اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان، مخفی، نہ نظر آنے والی قوتوں کے ذریعہ دشمن شکست کھا جاتا ہے۔ چنانچہ فرمایا:-

وَرَدَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِغَیْظِہِمْ لَمْ یَنَالُوْا خَیْرًا ؕ وَکَفَی اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ قَوِیًّا عَزِیْزًا ○

کہ اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو جو بہت غیظ کے ساتھ، بہت غصے کے ساتھ اور جوش دکھاتے ہوئے میرے بندوں پر حملہ آور ہوئے تھے اُن کو اس حالت میں رد فرما دیا، لوٹا دیا کہ وہ اپنا غیظ اپنے ساتھ ہی لے کر لوٹے۔ یعنی اُن کو غیظ نکالنے کا موقعہ عطا نہیں ہوا۔ وہ اپنی حسرتیں لے کر واپس لوٹ گئے کہ وہ یہ تو یہ کرنا تھا اور وہ کرنا تھا۔ اور یہ یہ ظلم ڈھانے تھے۔ اِس طرح اپنے سینوں کو ٹھنڈا کرنا تھا۔ لیکن جو آتشِ غیظ اُن کے سینوں میں بھڑک رہی تھی وہ اُسی طرح بھڑک رہی۔ اور اپنی آگ کو واپس لے کے لوٹ گئے۔ لَمْ یَنَالُوْا خَیْرًا۔ اس حال میں کہ کوئی بھی فتح اُن کو نصیب نہ ہوا۔ کوئی بھلائی ان کو نہ پہنچی۔ خَیْرًا کو نکرہ کے طور پر رکھ کر یہ معنی ہے کہ کسی قسم کی بھی کوئی بھلائی ان کو نصیب نہ ہوئی۔ اپنے ہر ارادے میں ناکام ہو گئے۔ وَکَفَی اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ۔ اور دیکھو یہاں اللہ لڑا ہے مومنوں کی طرف سے۔ کَفَی اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ کا مطلب ہے کہ خدا کا لڑنا مومنوں کے لئے کافی ہو گیا۔ اُن کو ضرورت ہی پیش نہیں آئی۔

جب خدا لڑتا ہے

تو بعض دفعہ اِس طرح لڑتا ہے کہ مومن کو اپنے دفاع کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی۔ وَکَانَ اللّٰہُ قَوِیًّا عَزِیْزًا۔ یہاں بھی وہی مضمون کہ اللہ قوی ہے اور عزیز ہے۔ تو جہاں جہاں بھی مقابلے کا مضمون ہے وہاں اللہ تعالیٰ کی قوت اور اس کی عزت کا ذکر، اس کی تکرار فرمائی گئی ہے۔

پھر آگے جو میں نے آیات کے ٹکڑے پڑھے تھے اُن میں ایک اور مضمون کی طرف بھی اشارہ فرما دیا گیا۔ فرمایا ہے:-

وَلِیَعْلَمَ اللّٰہُ مَنْ یَّنْصُرُہٗ وَرُسُلَہٗ بِالْغَیْبِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ ○

کہ اللہ قوی اور عزیز تو ہے اِس میں کوئی شک نہیں ہے۔ لیکن اُس کی قوت اور عزت کے اظہار سے پہلے ایک ایسا وقت بھی آتا ہے کہ خُدا اپنے بندوں کو دیکھنا چاہتا ہے اُن کو آزمانا چاہتا ہے کہ وہ ایسی حالت میں

اللہ کی نصرت

کے لئے تیار ہوتے ہیں کہ نہیں، کہ نہ اُس کی قوت اُن کو نظر آ رہی ہوتی ہے، نہ اس کی عزت اُن کو نظر آ رہی ہوتی ہے۔ پردہ غیب میں ہوتے ہیں دونوں۔ یعنی جب خُدا کی قوت مخفی ہوتی ہے ابھی۔ اور اپنے پورے جلال کے ساتھ ظاہر نہیں ہوا ہوتی۔ جب یہ حقیقت کہ خُدا نے بہرحال غالب آنا ہے۔ اور عزت کے ساتھ غالب آنا ہے۔ یہ حقیقت موجود تو

ہوتی ہے مگر منصۂ شہود پر اُبھری نہیں ہوتی۔ ایسے وقت میں ایک انتہائی کمزوری کا عالم آتا ہے مومنوں کی جماعت پر۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ خدا کی مدد کر رہے ہیں بجائے اس کے کہ خدا اُن کی مدد کر رہا ہے۔ فرماتا ہے، ہم یہ بھی دیکھنا چاہتے ہیں، معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ ان بندوں میں کیسی وفا ہے۔ کیا یہ استحقاق رکھتے بھی ہیں کہ نہیں، کہ میں ان کی مدد کروں۔ تو فرماتا ہے کہ ایسی حالت میں میں اپنے بعض بندوں کو پاتا ہوں کہ نہ تو میری قوت ظاہر ہوئی ہوتی ہے، نہ میری عزت ظاہر ہوئی ہوتی ہے اور وہ غائبانہ، اندھا دھند اپنا سب کچھ میری راہ میں جھونک دیتے ہیں۔ بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ سارا نقصان کا سودا ہے۔ ہر قسم کی کمزوریاں اُن کو نصیب ہوتی ہیں۔ ہر قسم کی بے عزتیاں اُن کے مقدر میں گویا لکھی جاتی ہیں دُنیا کی طرف سے۔ خدا کی طرف سے نہیں۔ لیکن اتنے کمزور ہوتے ہیں کہ جو چاہے اُٹھتا ہے دو کوڑی کا آدمی، اُن کو ذلیل اور رُسوا کر دیتا ہے۔ فرماتا ہے، یہ کس لئے ہے؟ اس لئے نہیں ہے کہ میں ان کو اس حالت میں چھوڑ دوں۔ اس لئے ہے کہ بالآخر یہ بات ظاہر ہو کہ

اللہ ہی ہے جو قوی اور عزیز ہے

یعنی بندے نہیں ہیں۔

پھر ایسے بھی واقعات رُونما ہوتے ہیں کہ بظاہر بندوں کے ذریعے غلبے نصیب ہو رہے ہوتے ہیں۔ بظاہر بندوں کے ذریعے خُدا کے دین کو تمکنت نصیب ہو رہی ہوتی ہے۔ لیکن اگر اُن بندوں کی نظر اپنی اُس کمزوری کے دور کی طرف مبذول ہو جائے تو وہ یقیناً سمجھیں گے کہ ہمارے پاس تو کچھ بھی نہیں تھا۔ ہم تو سب کچھ گنوا بیٹھے تھے۔ اللہ ہی ہے جو قوی اور عزیز ہے۔ وہی اب ہماری مدد کو آیا ہے تو ہماری حالت بدلی ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے، پھر خُدا کیا کرتا ہے وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ جو خدا کی مدد کرتے ہیں لَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ لازماً ضرور اللہ اُن کی مدد کو آتا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ پھر وہی تکرار ہے قوی اور عزیز کی۔ فرماتا ہے اپنی تمام قوت کے ساتھ، اپنی تمام شان کے ساتھ۔ اپنی تمام عزتیں لے کر۔ اپنے بندوں کی مدد کے لئے خدا حاضر ہو جاتا ہے۔ اور جو غیب تھا وہ حاضر میں ظاہر ہونے لگتا ہے۔

یہ وہ مضمون ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"وہ خُدا بڑا زبردست اور قوی ہے جس کی طرف محبت اور وفا کے ساتھ جُھکنے والے ہرگز ضائع نہیں کئے جاتے۔ دُشمن کہتا ہے کہ میں اپنے منصوبوں سے اُن کو ہلاک کر دوں گا۔ اور بد اندیش ارادہ کرتا ہے کہ میں اُن کو کچل ڈالوں گا۔ مگر خُدا کہتا ہے کہ اَے نادان! کیا تو میرے ساتھ لڑے گا۔ اور میرے عزیز کو ذلیل کر سکے گا"؟ (یعنی وہ جو خُدا سے تعلق رکھتے ہیں وہ عزیز ہو جاتے ہیں۔ "میرے عزیز" میں کتنا پیارا اظہار ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فصاحت و بلاغت کا بھی یہ ایک کرشمہ ہے۔ عزیز۔ پیارے کو بھی کہتے ہیں اُردو میں۔ اور یہ مضمون بھی ہے کہ میرے پیارے کو۔ اور دُوسرا مضمون یہ ہے کہ جب میرا ہو گیا تو میں عزیز نہیں وہ عزیز بن گیا ہے کیونکہ اُس نے مجھ سے عزت حاصل کر لی ہے۔ تو جو میری وجہ سے عزیز بنایا گیا ہے اُس کو تم کیسے ذلیل کر دو گے؟)

"درحقیقت زمین پر کچھ نہیں ہو سکتا مگر وہی جو آسمان پر پہلے ہو چکا ہو (كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ کے مضمون کی طرف اشارہ ہے کہ لکھا جا چکا ہے) اور کوئی زمین کا ہاتھ اُس کے فضل سے زیادہ لمبا نہیں ہو سکتا جس قدر کہ وہ آسمان پر لمبا کیا گیا ہے۔" (مُہلت کا مضمون اس فقرے میں بیان فرمایا گیا ہے اُمْلِيْ لَهُمْ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ کہ میں اُن کا ہاتھ لمبا کر دیتا ہوں۔ فرمایا لمبا تو کیا جاتا ہے مگر اُس قدر لمبا کیا جاتا ہے جس قدر آسمان پر لکھا گیا ہے۔ اس حد تک میں اس کو ہاتھ لمبا کرنے اور پھیلانے کی اجازت دُوں گا) "پس ظلم کے منصوبے باندھنے والے سخت نادان ہیں جو اپنے مکروہ اور قابلِ شرم منصوبوں کے وقت اُس برتر ہستی کو یاد نہیں رکھتے جس کے ارادے کے بغیر ایک پتہ بھی گر نہیں سکتا۔ لہٰذا وہ اپنے ارادوں میں ہمیشہ ناکام اور شرمندہ رہتے ہیں۔ اور ان کی بدی سے راستبازوں کو کوئی ضرر نہیں پہنچتا۔ بلکہ خدا کے نشان ظاہر ہوتے ہیں اور خلق اللہ کی معرفت بڑھتی ہے۔ اور قوی اور قادر خدا اگرچہ ان آنکھوں سے دِکھائی نہیں دیتا۔ مگر اپنے عجیب نشانوں سے اپنے تئیں ظاہر کر دیتا ہے۔"

پھر فرماتے ہیں:۔

"جب ایک شخص اُس کے آستانے پر ایک نئی رُوح لے کر حاضر ہوتا ہے اور اپنے اندر ایک خاص تبدیلی محض اس کی رضامندی کے لئے پیدا کر لیتا ہے، تب خُدا بھی اُس کے لئے ایک تبدیلی پیدا کر لیتا ہے کہ گویا اُس بندے پر جو خُدا ظاہر ہُوا ہے وہ اَور ہی خدا ہے نہ وہ خُدا جس کو عام لوگ جانتے ہیں۔ وہ ایسے آدمی کے مقابل پر جس کا ایمان کمزور ہے کمزور کی طرح ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن جو اُس کی جناب میں ایک نہایت قوی ایمان کے ساتھ آتا ہے وہ اُس کو دِکھلا دیتا ہے کہ تیری مدد کے لئے میں بھی قوی ہُوں۔ اسی طرح انسانی تبدیلیوں کے مقابل پر اُس کی صفات میں بھی تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔"

(چشمۂ معرفت ایڈیشن اوّل صفحہ ۹۶، ۹۷)

آج جماعتِ احمدیہ جس دَور سے گُزر رہی ہے

بکثرت بلکہ ہر طرف سے پاکستان کے کونے کونے سے یہی اطلاعیں آ رہی ہیں کہ خُدا کے وہ مظلوم بندے خُدا کے آستانے پر نئی رُوحیں لے کر حاضر ہو چکے ہیں۔ اُن کے اندر عجیب تبدیلیاں واقع ہو گئی ہیں۔ ایک بھی دیکھنے والا ایسا نہیں۔ ایک بھی صاحب حال ایسا نہیں جس کی رپورٹ اس کی طرح اِس کے برعکس ہو۔ بچے کیا اور عورتیں کیا۔ جوان کیا اور بُوڑھے کیا۔ سندھی کیا اور پنجابی کیا۔ پٹھان کیا اور بلوچی کیا، تمام احمدی ایک عظیم تبدیلی کی حالت سے گُزر کر نئی رُوحیں لے کر اپنے رب کے آستانے پر حاضر ہو چکے ہیں اور وہ پاک تبدیلیاں جن کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہاں ذکر فرمایا ہے وہ ظاہر ہو گئی ہیں۔ پس ان سب کو

مَیں خوشخبری دیتا ہُوں

کہ اے خُدا کے بندو! تم پر جو خُدا ظاہر ہوگا وہ عام انسانوں کی طرح کا خدا نہیں ہوگا۔ وہ عظیم اور قوی خُدا ہے جو تم پر ظاہر ہونے والا ہے۔ اور تم پر جلوہ دِکھانے والا ہے۔ اور کوئی دُنیا کی طاقت اِس تقدیر کو بدل نہیں سکتی۔ آپ عزت اور شرف کی خاطر پیدا کئے گئے ہیں۔ اور عزت اور شرف کے مقام پر فائز کئے جائیں گے۔ آپ قوتوں اور عزتوں کی خاطر بنائے گئے ہیں۔ اور قوتوں اور عزتوں کے مقام پر فائز کئے جائیں گے۔ یہ ہو کر رہے گا۔ اور کوئی نہیں جو اس خُدا تقدیر کو بدل سکے۔

خُطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے فرمایا:۔

دو جنازے ہوں گے۔ ایک تو حاضر ہے۔ ہمارے ایک مخلص دوست رشید حیات صاحب کے داماد تھے عبد الوحید صاحب جو چھوٹی عمر میں ہی وفات پا گئے چونتیس [۳۴] پینتیس [۳۵] سال کی عمر میں۔ اور ایک ہماری پُرانی مخمودہ خاتون ہیں جو درد صاحب مرحوم کے خاندان کی نہایت ہی مخلص خاتون تھیں۔ حکیم حمید احمد اختر صاحب المناد (دواخانہ) ربوہ کی والدہ محمودہ بیگم۔ اُن کی بڑی خواہش تھی کہ وہاں میں اُن کا جنازہ پڑھوں۔ اور میں تو وہاں موجود نہیں تھا۔ ایک مجبوری تھی۔ اس لئے اُن کی خواہش کو ملحوظ رکھتے ہوئے میں اُن کا نمازِ جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔

ارشادِ نبوی ﷺ

"مَنْ هَجَرَ اَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهٖ" (ابوداؤد)

(ترجمہ) جس شخص نے اپنے بھائی کو ایک سال تک چھوڑے رکھا اُس نے گویا اپنے بھائی کا خون بہایا۔

مُحتاجِ دُعا:۔ یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ ممبئی (مہاراشٹر)

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۳ رِوفا (جولائی) ۱۳۶۳ ہش بمطابق ۱۳ جولائی ۱۹۸۴ء بمقام مسجد فضل لندن

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ بصیرت افروز اور رُوح پرور خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے قلمبند کر کے ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ھدیۂ قارئین کر رہا ہے ۔ ——————— (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل آیات کریمہ تلاوت فرمائیں:-

رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا ۚ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَىٰ رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ ۝ (آل عمران : ۱۹۳، ۱۹۴)

اور پھر فرمایا :-

قرآن کریم کا ایک نام اَلْفُرْقَان بھی ہے ۔ یعنی یہ ایک ایسی کتاب ہے جو ایسے کھلے کھلے اور روشن نشانوں سے اور امتیاز کرنے والے دلائل سے بھری ہوئی ہے جو بیّنات کی صورت میں ۔ جیسے دن اور رات میں تمیز مشکل نہیں ہوتی ۔ سوائے کوئی اندھا ہو ۔ اسی طرح

حق اور باطل کی تمیز

ایسی نمایاں کر دیتا ہے کہ سوائے اُن لوگوں کے جن کی آنکھوں پر پردے پڑے ہوں اُن کے لئے حق کو باطل سے الگ کر کے دیکھنا مشکل نہیں رہتا ۔

اُن دلائل میں سے جو حق اور باطل کے امتیاز کے قرآن کریم پیش فرماتا ہے ، ایک دلیل یہ بیان فرمائی گئی ہے کہ حق والوں کی دِلآزاری کا تصور اور ہوتا ہے اور باطل والوں کی دِلآزاری کا تصور اور ہوتا ہے ۔ باطل اور وجوہات سے مشتعل ہوتا ہے اور حق اور وجوہات سے مشتعل ہوتا ہے ۔ اور پھر دونوں کے

دِلآزاری کے ردّعمل

بھی مختلف ہوتے ہیں ۔ چنانچہ متعدد قرآنی آیات میں یہ مضمون بکھرا ہوا ہے ۔

ایک طرف تو وہ لوگ جو مومن کو دیکھ کر مشتعل ہو جاتے ہیں ۔ اُن کے اشتعال کی اندرونی کیفیت کا تجزیہ یُوں فرمایا گیا کہ جب وہ اُن کو نشوونما پاتے دیکھتے ہیں ، جب وہ دیکھتے ہیں کہ وہ بر صورت بڑھ رہے ہیں ۔ اور ہماری کوئی تدبیر کارگر نہیں ہو رہی اس سے اُن کو اشتعال آتا ہے ۔ چنانچہ فرمایا :-

لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ

یہ ایک بہت ہی خوبصورت طرزِ بیان ہے ۔ یہ نہیں کہا گیا کہ مومنوں کی اچھی حرکات کے نتیجے میں اُن کو غصہ آتا ہے ۔ فرمایا لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۔ مومنوں کو دیکھ کے غصہ آتا ہے ۔ یعنی اُن کے وجود سے غصہ آتا ہے ۔ اب وجود تو کوئی جرم نہیں ہے ۔ لیکن اُن کی آنکھیں ٹھنڈی نہیں ہو سکتیں ۔ اُن کے سینوں کی آتش بجھ نہیں سکتی جب تک مومنوں کو وہ چلتا پھرتا دیکھ رہے ہیں ۔ اس لئے لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ میں اتنا

گہرا فلسفہ

اتنے مختصر الفاظ میں بیان فرما دیا کہ اس سے زیادہ اس اشتعال انگیزی کی تعریف ممکن نہیں ہو سکتی ۔ فرمایا مومن تو ضرور اشتعال دیتا ہے ۔ یہ نہیں کہ مومن اشتعال نہیں دیتا ۔ مگر اپنی حرکتوں کے ذریعے نہیں ، اپنے وجود کے ذریعے ۔ اور غیر ، مطمئن ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ مومن کا چلتا پھرتا وجود اُن کو نظر آ رہا ہے ۔ جب تک

وہ وجود نہ مٹ جائے اُس کے دل کی آگ ٹھنڈی نہیں ہو سکتی ۔ اور اس کے برعکس مومن کی جو دلآزاری کرتا ہے اُس کی تصویر حضرت آدمؑ سے لے کر آنحضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانے تک

سارے انبیاءؑ کی تصاویر

کھینچ کر جن کا قرآن کریم میں ذکر ہے بڑی تفصیل سے بیان کر دیا گیا ہے ، کوئی ذریعہ ایسا نہیں چھوڑتا ، دشنام طرازی کے ذریعے یا بدنی ضرر اور سازشوں کے ذریعے ۔ جتنے بھی ذریعے انسان کے لئے ممکن ہیں دُکھ دینے کے وہ ذریعے اختیار کرتا ہے ۔ اور پھر بھی شکوہ رہتا ہے کہ یہ چند لوگ یہ ہمیں مشتعل کرتے ہیں ۔ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيلُونَ ۔ حضرت موسیٰؑ کے مقابل پر فرعون نے یہ کہا اور اس کے ساتھیوں نے کہ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيلُونَ کہ عجیب ترین چیز ہے یہ قوم کہ چھوٹی سی ہے لیکن اتنا ناز ہے اپنی طاقت پر اور اپنے خدا پر کہ تھوڑی سی ہو کر بھی ہمیں غیظ دلاتے ہیں ۔ ان کی مجال کیا ہے؟ ان کی حیثیت کیا ہے ؟ پاؤں تلے ہم ان کو کچل دیں ۔ اور تعجب ہے لوگ یہ باز ہی نہیں آ رہے ۔ غصہ ہی دلائے چلے جا رہے ہیں ۔ اور غصہ ہے کیا ؟ یہ کہ مر نہیں رہے ۔ مٹ نہیں رہے ہم سے ۔ ہم سارا زور لگا رہے ہیں لیکن یہ بڑھتے چلے جا رہے ہیں ۔ یہ خلاصہ کھینچ دیا کہ غصہ دلاتے ہیں ۔ اور ساتھ ہی ان کا دفاع بھی فرما دیا ۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا پہلے بھی بارہا کہ قرآن کریم

دعوے کے ساتھ دلیل

بھی بیان کر دیتا ہے ۔ بہت سے لوگ جو سرسری نظر سے قرآن کریم کو دیکھتے ہیں وہ سمجھتے ہیں صرف دعویٰ کر دیا گیا ہے ۔ حالانکہ دلیل موجود ہوتی ہے ۔ شِرْذِمَةٌ قَلِيلُونَ کہہ کر انہوں نے اپنے اعتراض کا خود ردّ کر دیا ۔ غصہ تو ان کو جرأت پر آتا ہے دلانے کی جو بڑی بڑی قومیں ہوا کرتی ہیں ۔ وہ جذبات سے کھیلتے ہیں ۔ دوسروں کے احساسات کو کچلتے ہیں اور غصہ دلاتے چلے جاتے ہیں اور پرواہ نہیں کرتے ۔ کیونکہ اُن کو گھمنڈ ہوتا ہے اپنی طاقت پر ۔ شِرْذِمَةٌ قَلِيلُونَ بیچارے کہاں سے غصہ دلائے گی ۔ تو شِرْذِمَةٌ قَلِيلُونَ کہہ کر

مومنوں کا دفاع

بھی فرما دیا ساتھ ہی ۔ کہ تم جن کو گندہ سمجھ رہے ہو جن کو غصہ دلانے والا کہہ رہے ہو ساتھ یہ بھی تو کہہ رہے ہو کہ ایک ٹڈی کی حیثیت ہے ان کی ۔ اور پھر کہتے ہو غصہ دلاتے ہیں ۔ تو عقل کے خلاف باتیں کر رہے ہو ۔ تمہارا دعویٰ تمہارے خود اپنے دعوے کی تردید کر رہا ہے ۔ ایک طرف تو غصہ دلانے کی نہایت ہی عمدہ تشریح فرما دی اور امتیاز کر دیا مومن کے غصہ دلانے میں اور کافر کے غصہ دلانے میں ۔ حق اس طرح غصہ دلایا کرتا ہے اور جھوٹ اس طرح غصہ دلایا کرتا ہے ۔ اور دوسری طرف یہ بتا دیا کہ سچ مشتعل ہوتا ہی نہیں ۔ باوجود اس کے کہ غصہ دلانے کے سارے ذرائع باطل اختیار کرتا ہے اور اس کے باوجود سچ مشتعل نہیں ہوتا ۔ اس کی سرشت میں اشتعال نہیں ہے ۔ اور باوجود اس کے کہ غصہ دلانے کا کوئی طریق بھی مومن اختیار نہیں کرتا ، دُشمن مشتعل ہو جاتا ہے ۔

یہ وہ حقیقت ہے

جس کو سارے انبیاء کی تاریخ دُہرا رہی ہے ان معنوں میں کہ کچھ لوگ ناری وجود ہیں اور کچھ نورانی وجود ہیں یا پانی کے اور مٹی کے بنے ہوتے ہیں ۔ مٹی کو تو آگ نہیں ضائع کر سکتی ۔ جو مٹی ہوئی ہی ہو ۔ اور یہ ناری وجود ہے اس کو دیا سلائی دکھاؤ یا نہ دکھاؤ وہ جلتے رہتے ہیں اس کی سرشت میں جلنا ہے ۔ تو لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ میں یہ مضمون بیان فرمایا کہ ان کو دیکھتے ہیں اور وہ غیظ پکڑ جاتے ہیں مشتعل ہو جاتے ہیں ۔ کیونکہ ان کی سرشت میں مشتعل ہی ہونا ہے اور جن کو اشتعال دلایا جا رہا ہے جن کے خلاف ظلم کے آزمائے جا رہے ہیں ان کو غصہ ہی نہیں آتا ۔ ان کا ردّ عمل کیا ہوتا ہے ؟ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی صورت میں بتایا ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلَىٰ آثَارِهِمْ إِن لَّمْ يُؤْمِنُوا بِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَسَفًا ۝

کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ! تجھے کیا ہو گیا ہے کہ یہ تو تیرے ظلم کر رہے ہیں اور تو ان کی خاطر تیری تکلیف کر رہے ہیں اور تو غم سے ہلاک ہو رہا ہے ظلم کی حد کر رہے ہیں ان کا ... اپنی جان ہلاک کر رہا ہے ... کہ یہ ہلاک ہو جائیں گے

عجیب نقشہ

ہے کہ عام انسان کا تصور بھی جس کو مذہب نے صیقل نہ کر دیا ہو، اِس بات تک پہنچ نہیں سکتا کہ یہ واقعہ ہو سکتا ہے۔ یقین ہی نہیں آسکتا اُن کو۔

چند دن ہوئے ایک پاکستان کے پرانے صاحب اثر دوست تھے وہ تشریف لائے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اصل بات یہ ہے کہ آپ کی جماعت سے ہی نہیں، مَیں بھی یقین نہیں کر سکتا کہ آپ کا اِن باتوں پر یہ ردِ عمل ہوگا۔ اِس لئے حکومت بے چاری کیا کرے اور صاحبِ اقتدار کیا کریں؟ وہ تو اپنے اُوپر سوچتے ہیں۔ اُن کا تصور پہنچ ہی نہیں سکتا اِس بات کو کہ دُنیا میں کوئی ایسے شریف بھی خُدا کے بندے بستے ہیں کہ اُن کا وُہ ردّ عمل نہیں ہو سکتا جو وہ سمجھتے ہیں۔ اِس لئے وہ ظلم کرتے ہیں۔ پھر خوف کھاتے ہیں کہ ہم نے ظلم کیا ہے اب یہ ردِ عمل ہوگا۔ پھر اور زیادہ ظلم میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اُس مقام کو پہنچ جاتے ہیں جہاں خدا کی پکڑ اُن کو گھیر لیتی ہے۔ اور پھر کوئی واپسی کا رستہ نہیں رہتا۔

یہ جو تصویریں ہیں دو مختلف، یہ

آج پاکستان میں

اِس طرح نمایاں طور پر اُبھر کر سامنے آرہی ہیں، اُن کو دیکھ کر اگر کوئی بالکل عقل کا اندھا نہ ہو تو احمدیت کو قبول کرنے کے لئے اُس کی راہ میں کوئی روک نہیں رہنی چاہیئے۔ جس طرح حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانے میں یہ دو تصویریں نکھر کر اُبھری تھیں، ایک دُوسرے کے ساتھ کچھ بھی مشابہت نہیں تھی۔ اُسی طرح حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے غلاموں کو آج پھر توفیق ملی ہے کہ اُنہی نقوش کو پھر اُبھار دیں جنہیں آنحضور صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور آپؐ کے غلاموں نے اُبھارا تھا۔ اور دُشمنوں کو پھر توفیق مل رہی ہے کہ پھر اُن بدزیبائیوں کو، اُن بدصورتیوں کو نمایاں کریں جو پہلے دُنیا نے دیکھی تھیں۔ اور جن کو خُدا کی آنکھ نے ردّ کر دیا۔ اُن کو اِس قابل نہیں سمجھا تھا کہ وہ زندہ رکھی جائیں۔

ربوہ میں جس طرح رمضان گزرا، جیسے عید آئی اور چلی گئی، اور جو لوگوں کا حال ہُوا اُس کے اُوپر اتنے خطوط آرہے ہیں، پاکستان میں عموماً اور ربوہ میں خصوصاً جو حال گزرے لوگوں پر، کہ اُن سب کا بیان تو ممکن نہیں ہے مگر چونکہ

تاریخِ احمدیت کا یہ قیمتی سرمایہ

ہیں اِس لئے چند نمونے مَیں آج آپ کو پڑھ کے سُناتا ہوں۔

یہ ایذا رسانی جس کو وہ کہتے ہیں وہ کیا ہے اور اُس کے مقابل پر وہ خود کیا کرتے ہیں اور پھر مومن کا ردِ عمل اِس پر کیا ہوتا ہے؟ مگر جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے یہ تو اِتنا تفصیلی مضمون ہے کہ ہزارہا خطوط ہیں، سینکڑوں خطوط روز آرہے ہیں اور اکثر اُن میں یہ مضمون ہوتا ہے۔ تو ہزارہا خطوط سے بھی زیادہ بن جاتے ہیں۔ یعنی ہزارہا در ہزارہا ہیں۔ ان سب کو جماعت کے سامنے پیش کرنا یہ تو اس وقت ممکن نہیں ہے۔ اور بعضوں کے اقتباسات لئے ہیں لیکن اُس کے ہم پلّہ سینکڑوں اور ہیں جن کے اقتباسات لئے جا سکتے تھے۔ اِس لئے نام تو مَیں کسی کا بھی نہیں لُوں گا۔ لیکن جن کا نہیں آئے گا وہ یہ نہ سمجھیں کہ ہمارے جذبات کو کم سمجھ کر چھوڑ گیا ہے۔ بے اختیاری کی بات ہے۔ ناممکن ہے کہ ساری جماعت کے جذبات کو اِس طرح کھُل کر پیش کیا جاسکے۔

ایک بچی جو باہر سے آئی تھی رمضان گزارنے کے لئے۔ وہ لکھتی ہے کہ: "آج کل مَیں رمضان گزارنے ربوہ آئی ہوئی ہوں (کیونکہ ان کو ایک ماہ کی چھٹیاں بھی ہیں) ربوہ میں آپ کی غیر موجودگی کا احساس اور بھی شدید ہوتا ہے۔ اِس دفعہ رمضان کے مہینے میں وہ رونق اور مزا نہیں ہے جو اِس سے پہلے ہوتا تھا۔ پہلے دو دن تو بہت ہی عجیب لگا کہ ہم

بغیر اذان کے روزہ

رکھتے ہیں۔ اور وقت دیکھ کر بغیر اذان کے ہی روزہ کھو لیتے ہیں۔ انسان کی فطرت ہے کہ جو نعمت خدا تعالےٰ نے اُس کو دی ہو اُس وقت اُس کو اتنا احساس نہیں ہوتا جتنا کہ جب وہ چھن جائے تب۔ یہی حال آج کل ہم سب کا ہے۔ شادی سے پہلے کبھی ہم کہہ دیا کرتے تھے کہ ربوہ میں صرف ہر وقت اذانیں ہی ہوتی ہیں۔ لیکن اب پتہ چلا کہ ربوہ کی اپنی خوبصورتی

اور حُسن اِن ہی چیزوں سے ہے۔ کہ پانچوں وقت مسجدوں سے اللہ تعالیٰ کا نام بلند ہو۔"

تو جو لوگ دِلآزاری کرتے ہیں، ہم یعنی جن پر الزام لگایا جاتا ہے اُن کی دِلآزاری کیا ہے کہ وہ اذانیں دیتے ہیں۔ وہ خدا کا نام بلند کرتے ہیں۔ اس سے دِلآزاری ہو رہی ہوتی ہے۔ اور جو اُن آوازوں کو گھونٹ رہے ہیں جو سینوں میں مچلنے لگ گئی ہیں اور گریہ و زاری میں تبدیل ہو رہی ہیں وہ دِلآزاری نہیں کر رہے۔ عجیب عقل ماری گئی ہے قوم کی۔ بعد میں آنے والے لوگ حیران ہوئے دیکھیں گے کہ یہ ہُوا کرتے تھے ہمارے آباء و اجداد، یہ اُن کی عقلیں تھیں؟

ایک بچی لکھتی ہے ـــــ "پیارے ابا حضُور! اس دفعہ عید پر عجیب تماشا ہُوا! لاؤڈ سپیکر کی اجازت نہ ہوتے ہوئے بھی اتنے لوگ تھے کہ جگہ بہت مشکل سے ملی۔

ایک دُوسرے کے قدموں پر سجدے

کئے تھے۔ اور منظر تھا کہ دیکھ دیکھ کے رونا آرہا تھا۔ پیارے آقا! اس دفعہ پتہ بھی نہیں چل رہا تھا کہ عید ہے۔"

ایک بچی لکھتی ہے کہ ـــــ "پیارے ابا حضور! اس وقت عجیب سے جذبات ہیں۔ جن کو الفاظ کا رنگ نہیں دے سکتی۔ بس دِل چاہتا ہے کہ ابھی مَیں قُربان ہو جاؤں۔"

ایک اور عزیزہ لکھتی ہیں کہ ـــــ "خطبہ کی آواز نہیں آرہی تھی اور عورتوں کا یہ حال تھا کہ زار و قطار روتیں اور اپنے ربّ کو مدد کے لئے پکار رہی تھیں۔

ایک ایسا دردناک منظر تھا

کہ بیان سے باہر ہے۔ ایک کہرام مچا ہُوا تھا۔ اس دردناک چیخ و پکار سے اس وقت عرشِ الٰہی یقیناً ہل گیا ہوگا۔"

ایک سلسلے کی بزرگ خاتون لکھتی ہیں ـــــ "آپ کے بغیر تو عید کا تصور ہی نہ تھا۔ سارا ربوہ عید پڑھنے پہنچا ہُوا تھا۔ مگر خُطبہ کی آواز ایک محدُود تعداد تک پہنچ سکی۔ کیونکہ

لاؤڈ سپیکر کا انتظام نہیں تھا

بلکہ ایک حصہ تک ایک رکعت پڑھنے کی آواز نہیں پہنچی۔ ایک پہرے دار نے تکبیر کہنی شروع کی پھر دُوسری رکعت پڑھی۔ جو عورت ملتی تھی گلے لگ کر رونے لگ جاتی تھی۔"

یہ دِلآزاریاں ہیں جو جماعت کر رہی ہے۔ یہ

اِسلام کے خلاف سازشیں

اور حرکتیں ہیں جو قانوناً بند کی گئی ہیں کہ دِلآزاری ہوتی ہے۔ اتنی خطرناک سازشیں اسلام کے خلاف؟ کہ مُنہ کالا کر رہا ہے وہ سارے اسلام کا نعوذ باللہ من ذٰلک۔ نمازیں پڑھ کر، تکبیریں کہہ کے، اذانیں دے کر۔ اور نمازوں میں گریہ و زاری کر کے اور پھر اس کو سنانا چاہتے ہو سب کو۔

ایک نوجوان، جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک بزرگ صحابی کے پوتے ہیں وہ لکھتے ہیں۔ یہ سارے خط تو میرے لئے ممکن نہیں یعنی جو خط چُنے ہیں وہ بھی سارے پڑھ سکوں، اُن میں بعض جگہ جذبات کا اس شدت سے اظہار ہے کہ میرے لئے پڑھ کے سُنانا ممکن نہیں۔ پھر جہاں جہاں میرا ذکر آجاتا ہے وہ مجھے کاٹنا بھی پڑتا ہے بیچ میں سے۔ مگر کہیں کہیں مجبوراً مضمون کو قائم رکھنے کے لئے پڑھنا بھی پڑتا ہے۔ یہ لکھتے ہیں نوجوان ـــــ "بلکتے بلکتے رمضان بھی بیت گیا۔ روتے روتے عید بھی گزر گئی۔ کس کرب اور دُکھ کے دِن تھے

ربوہ کی فضائیں

کس قدر بوجھل اور کس قدر مضطرب اور حزیں تھیں۔ ہزاروں میل دُور بیٹھے ہوئے بھی "مُجھ" سے بڑھ کر اِس دُکھ کو کون سمجھ سکتا ہے؟ مَیں جانتا ہوں کہ ہر بھیگی ہوئی آنکھ کے ساتھ "تو" بھی نمناک تھا۔ اور ہر مجرُوح دِل کے ساتھ "تو" بھی تڑپ رہا تھا۔ ہر زخمی رُوح کی پکار گویا "تیرے" قلبِ حزیں کی صدا تھی اور ہر درد بھرا نغمہ گویا "تیرے" ہی سازِ وجود سے اُٹھتا تھا۔ ہم حاضر ہیں ہمارے آقا! ذرّے ذرّے میں تبدیل ہونے کو، ہر آگ کا ایندھن بننے کو۔ مگر تجھ پر گرد نہ اُٹھے، تجھ پر کوئی آنچ نہ آئے۔" اور پھر لکھتے ہیں ـــــ "اور پھر دُکھی عید، "عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو"۔ کسی طرح گزر رہی گئی۔ مگر پھر

"آمدن عید مبارک بادت" کی خوشخبری

بھی دے گئی ۔ اور انہی دُکھوں کی کوکھ سے جنم لینے والی راحتوں کی خوشخبریاں یہاں دلوں کو کس طرح گرما رہی ہیں ؟ کس طرح یہاں درد میں ڈوبی ہوئی آہیں بھی ہیں ، غم میں بھیگے ہوئے آنسو بھی ہیں اور اُمید سے بھری ہوئی دُعائیں بھی ہیں ۔ یہ کوئی اہلِ نظر ہی جان سکتا ہے ۔ ربوہ کی اُداس مگر پُرعزم فضا میں کیا بچے کیا جوان کیا بوڑھے سبھی ایک ہی آگ میں جل رہے ہیں ۔ جو نہ جانے کس کس کو خاکستر کر دے گی اور کس کس کو کندن بنا دے گی ؟ مَیں نے بڑے بڑے جابر لوگوں اور بے حس نوجوانوں کو بے طرح بلکتے ہوئے اور مُرغِ بسمل کی طرح تڑپتے دیکھا ہے ۔ اُن کے بھیگے ہُوئے چہروں پر رنج و غم اور عزم اور اُمید کی ایسی گہری پرچھائیاں تھیں جو ہرگز قابلِ بیان نہیں ۔ ناسمجھ بچے بھی جس طرح ارادتاً چیخ چیخ کر روتے اور دُعائیں کرتے ہیں اس کا اندازہ کچھ اِسی سے لگا لیجئے کہ

جُمعۃ الوداع کی نماز کے آخری سجدے

بڑے رقت انگیز تھے ۔ لوگ حقیقۃً ایسے تڑپ رہے تھے جیسے بکرے ذبح کئے جا رہے ہوں ۔ مَیں نے محسوس کیا کہ میرے پہلو میں میرا آٹھ سالہ بیٹا منوّر بھی بآوازِ بلند رو رہا تھا ۔ جب اُس نے سجدے سے سر اُٹھایا تو اُس کی سجدہ گاہ آنسوؤں سے تر تھی ۔ اور ان آنسوؤں کو اور واضح کرنے کے لئے اُس نے اپنے بچپنے میں اُن میں لکیریں بھی کھینچ رکھی تھیں ۔ مَیں تڑپ گیا اور اپنے ربّ سے کہا کہ خُدایا ! اِن معصوم آنسوؤں کے صدقے اِن تمام گڑگڑاتے ہوئے سجدوں کو قبول فرمائے ۔ بعد میں وہ بچہ مجھے کہنے لگا ، ابّو ! مَیں نے آپ کے لئے تو کوئی دُعا نہیں کی ۔ اُمّی کے لئے اور اپنے کسی دوست کے لئے بھی کوئی دُعا نہیں کی ۔ مَیں صرف اپنے حضور کے لئے دُعا کرتا رہا ہُوں ۔"

ایسی عید ہمارے بعض

خُدا کی راہ کے قیدیوں پر بھی

آئی اور اُن میں سے جو نوجوان جو ربوہ کی حوالات میں تھے اُن کے ہاتھ کا لکھا ہُوا خط ہے وہ مَیں آپ کو سُناتا ہُوں ۔ وہ کہتے ہیں ـــ "اِن دنوں ہم دونوں ربوہ حوالات میں ہیں اور خُدا کی قسم آپ کی دُعاؤں اور ایک کروڑ احمدیوں کی دُعاؤں کی بدولت خداوندِکریم نے ہمارے لئے اِس جگہ کو بھی جنّت بنا دیا ہُوا ہے ۔ (یعنی جو باہر تھے اُن کا وہ حال تھا اور جو خدا کی راہ میں قیدی تھے اُن کو خُدا نے ایک اَور ہی عالم میں پہنچا دیا تھا) حالانکہ زندگی میں ہم نے آج تک ایسی جگہ کی شکل نہ دیکھی تھی (شرفاء تو نہیں جایا کرتے حوالات میں اور پولیس کے قبضے میں اور اُن کے لئے سوال ہی کوئی نہیں تھا ۔ صرف وہ خدا کی راہ میں ایک دعویٰ کرنے والے پر ایمان لانا اُن کا جرم تھا) مگر

خُدا تعالیٰ کو یہی منظور تھا

اور آزمائش تو ڈالی مگر ہمیں اتنا حوصلہ اور استقامت بھی تو بخشی کہ ہمیں کسی قسم کی کوئی تکلیف محسوس نہیں ہُوئی ۔ حضُور ! ہماری طرف سے آپ کو فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں ۔ بس صرف اور صرف اپنے غلاموں کے لئے خاص دُعا کریں ۔ اور دُعا کریں کہ خداوندِکریم ہمیں اس سے بھی مزید حوصلہ اور ہمّت عطا فرمائے ۔ اور ہماری جان اور مال اور عزّت سب رہِ مولا پہ قربان ہو ۔ حضُور ! یہ لوگ ہمیں کسی خوف اور دُکھوں سے دھمکایا کریں ہمیں اپنے دین سے ہٹا نہیں سکیں گے ۔ اگر اُنہیں معلوم ہو جائے کہ احمدیوں کے ایمان کتنے مضبوط ہیں تو اِن کی رُوحیں لرز جائیں ۔

شیر ہمیشہ شیر ہی رہتا ہے

چاہے اُس کو پنجرے میں بند کر دو ، اُس کی وحشت پھر بھی رہتی ہے ۔ اور خُدا کی قسم ہم احمدیت کے شیر ہیں ۔"

ایک نوجوان نے ایک عجیب رنگ میں اپنی جان کی قُربانی پیش کی ہے ۔ بے شک کثرت سے لوگ لکھ رہے ہیں لیکن اِس نے تو معلوم ہوتا ہے میرا گریبان پکڑ کر زبردستی مجھے کہا ہے کہ میری قربانی لو ورنہ ...... کہتے ہیں " ایک خُطبہ میں آپ نے فرمایا تھا کہ خاندان مسیح موعود علیہ السلام کے خُدّام نے آپ کو لکھا ہے کہ جہاں جہاں جان کی قُربانی کی ضرورت ہو ہمیں پہلے موقعہ دیا جائے ۔ حضور ! آپ پر میری جان بھی قُربان مجھے بھی اس فہرست میں شامل کر لیں ۔ خُدا کی قسم اگر آپ نے ہمیں اِس فہرست میں شامل نہ کیا تو ہم قیامت والے دِن یہ ضرور کہیں گے کہ آپ نے اپنے خاندان سے رعایت کی ہے ۔"

مالی قُربانی کے متعلق پہلے بھی مَیں بیان کر چکا ہوں ، یہ ردِّ عمل ہے ،

دِلآزاری کا ردِّ عمل

ایک وہ ہے اور ایک یہ ہو رہا ہے ۔ اور یہ عجیب بات ہے کہ یہ خاص دَور ہے ۔ پہلے دَوروں میں زبردستی مالی قُربانی ہم سے لی جاتی تھی ، غیر کی طرف سے ۔ اور جماعت تو طوعی قربانی کرتی چلی آئی ہے ۔ لیکن اس دفعہ اُس کی آئی ہے ۔ اور اس کو خُدا نے اِس طرح پورا فرمایا کہ جماعت از خود لُٹا رہی ہے دونوں ہاتھوں سے اپنے اموال کو ۔ ایک بچی لکھتی ہے ـــ "مَیں اپنے زیور کے سیٹ میں سے ایک سیٹ دینا چاہتی ہُوں جو مَیں نے ابھی پہنا نہیں ہے ۔ شاید وہ میرے استعمال میں اِسی لئے نہیں آیا کہ

وہ احمدیّت کے لئے وقف تھا

آپ اس سیٹ کو جس مرضی تحریک میں شامل کر لیں ۔ چاہے یورپ کی تحریک میں شامل کر لیں چاہے امریکہ کی تحریک میں شامل کر لیں ، مَیں نے یہ سیٹ وقف کر دیا ہے ۔ اب آپ جس مرضی تحریک میں شامل کر لیں ۔ لیکن پلیز مجھے انکار نہ کریں ۔ اگر خدانخواستہ انکار بھی کیا تو یہ سیٹ میرے کسی کام کا نہیں رہے گا ۔ اور نہ کبھی مَیں اس کو استعمال کروں گی ۔ اسلئے پلیز میرے اِس سیٹ کو کسی بھی تحریک میں ضرور شامل کر لیں ۔ اور میرے لئے دُعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اِس سے بھی زیادہ قربانی دینے کی توفیق عطا فرمائے ۔"

ایک نوجوان لکھتے ہیں ـــ " پیارے آقا ! عید الفطر کی نماز پر فرینکفورٹ گیا تھا ۔ ہائی وے پر کار کو اوورٹیک کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ اچانک ذہن میں سوال پیدا ہُوا کہ اِس تیز رفتاری میں مسابقت کا نتیجہ کیا ہوگا ؟ سوائے اِس کے کہ مال و جان کا نقصان ، اور اس کے علاوہ کچھ بھی حاصل نہیں ۔ اور پھر یہ سوال پیدا ہُوا کہ کیوں نہ

اِس مُسابقت کی رُوح کو مذہبی دُنیا میں تبدیل کیا جائے

اور مَیں نے نیت کر لی کہ یورپین مراکز کی تحریک میں جس شخص کا سب سے زیادہ وعدہ ہوگا اُس سے بڑھ کر وعدہ بمع ادائیگی کروں گا ۔ مسجد پہنچنے پر علم ہُوا کہ ایک تاجر احمدی دوست جو یہاں مستقل رہائش پذیر ہیں اُنہوں نے چالیس ہزار ڈینش مارک کا وعدہ کیا ہے ۔ مَیں نے پوری تحقیقات کرنے کے بعد کہ اس سے بڑھ کر کسی کا وعدہ نہیں ہے چالیس ہزار پانچ سو ڈینش مارک کا وعدہ اپنے دِل میں خدا تعالیٰ کے ساتھ کر لیا ۔ چالیس ہزار مارک جو میرا اندوختہ ہے اور پانچ سو انشاءاللہ ماہ کی تنخواہ سے مل جائیں گے ۔ مَیں مجبور ہوں ۔ میرا تصور نہیں ۔ میرے بس کی بات نہیں ۔ مَیں کیا کروں ۔ دُشمن کی دن رات کی ذلیل حرکتوں اور کارروائیوں سے جو آپ کو تکلیف پہنچ رہی ہے میرا دِل یہ کرتا ہے کہ جو مجھ سے ہو سکے وہ کر گزروں ۔"

ایک نوجوان یہ خبر دے رہے ہیں ۔ اور یہ عجیب ہے کہ خُدا تعالیٰ کی دین کا ، اُس کی عطا کا سلسلہ بھی اِس شدّت کے ساتھ جاری ہے ساتھ کہ کوئی اس میں اُدھار نہیں رہنے ،

قرض نہیں رکھتا اللہ تعالےٰ

ایک نوجوان جرمنی سے لکھتے ہیں کہ ـــ "مَیں بہت ہی دِل برداشتہ تھا کہ میرے پاس کچھ زیادہ نہیں اور مجھے جو آٹھ سو مارک ملتے ہیں یہ حکومت کی طرف سے ہیں ۔ اس میں مجھے نوکری نہیں ملی ہوئی ۔ اس میں سے چار سو کرائے کے نکل جاتے ہیں باقی چار سو میں گزارہ کرنا مشکل ہوتا ہے ۔ لیکن ایسی سخت میرے دِل میں تمنّا تھی کہ مَیں نے اپنی حیثیت سے بڑھ کر وعدہ کر لیا ۔ اور دُوسرے ہی دِن اللہ تعالیٰ نے مجھے نوکری عطا فرما دی ۔ اور مَیں نے یہ چندہ جتنا بھی لکھایا تھا وہ خُدا کے فضل سے پُورا ادا کر دیا ۔"

حالانکہ جماعت کے متعلق اطلاع ہے کہ مُربی لکھتے ہیں کہ "جس والہانہ انداز سے انہوں نے آواز پر لبیک کہا ہے ، مستورات نے زیور دے دیئے ۔ اور سب نے اپنی توفیق سے بڑھ کر قربانیاں دی ہیں وہ معجزہ سے کم نہیں ۔ احباب کو جلد از جلد ادائیگی کی طرف توجہ دلائی جا رہی ہے ۔ اِن سب مخلصین کے لئے دُعا کریں ۔" اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے ۔ (آمین)

ایک خاتون کا خط مَیں آخر میں پڑھ کر سُناتا ہُوں جن سے خُدا تعالیٰ نے ۱۹۵۳ء میں بھی قربانی لی تھی ۔ لیکن اُس قربانی کا اَور مزا تھا اب اس قُربانی کا اَور مزا ہے ۔ اور یہ ایسی خوش قسمت ہیں

دونوں مزے

لُوٹ رہی ہیں ۔ وہ لکھتی ہیں کہ ـــ " پیارے آقا ! ۱۹۷۴ء میں لائلپور میں بحیثیت غالباً

شادی سے ایک سال بعد بھی خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اس گناہ گار بندی کو اُن چند لوگوں میں چن لیا جن کو خدا تعالیٰ کی راہ میں مالی قربانی کرنے کی توفیق ملی۔ گھر جلایا گیا۔ سامان لوٹا گیا۔ میاں کو سخت زد و کوب کیا گیا اور آخر تیل کے ساتھ باندھ کر جلانے کا پروگرام بنایا گیا۔ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اُن کے ارادے خاک میں ملا دیئے اور مارنے والوں نے خود ہی ایک دوسرے کو بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ اور میرے میاں کو چھوڑ دیا۔ باقی افراد خانہ ننگے سر اور ننگے پاؤں گھر سے نکالے گئے۔ دوسرے دن جب میرے میاں زخمی حالت میں گھر دیکھنے گئے تو دیکھا کہ باقی تمام چیزیں لوٹ لی یا جلا دی گئیں۔ لیکن زیور جو ایک چھوٹی سی لکڑی کے ڈبے میں رکھا ہوا تھا اس کو بے کار چیز سمجھ کر باہر صحن میں پھینک گئے۔ اس طرح خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے معجزانہ طور پر میرا تمام زیور بچا لیا۔ اور اس حالت میں بھی اس گناہ گار کو خالی ہاتھ نہ ہونے دیا۔ اس دن کے بعد ہم نے خدا تعالیٰ کے فضلوں اور انعامات کو

بارش کے قطروں کی طرح

اپنے اوپر اترتے دیکھا۔ خدا تعالیٰ نے وہ وہ چیزیں دی ہیں کہ جن کا وہم و گمان بھی نہ کیا تھا۔ خدا تعالیٰ نے اس معمولی سی قربانی کو اتنا بڑھا چڑھا کر قبول فرمایا۔ اس وقت سے اس گناہ گار کے دل میں بڑی شدت سے یہ خواہش پیدا ہوئی کہ یہ زیور جو جاتے جاتے رہ گیا تھا اس کو خود اپنے ہاتھ سے خدا تعالیٰ کے حضور پیش کروں۔ "اِئْتِیَا طَوْعًا اَوْ کَرْھًا" کی ایک یہ بھی تصویر ہے۔ کہ جب خدا کہتا ہے کہ کَرْھًا بھی آؤ میرے پاس اور طَوْعًا بھی آؤ۔ تو جب مومنوں پر اس آیت کا اطلاق ہوتا ہے تو مراد یہ ہے کہ میری راہ میں تکلیف اٹھاتے ہوئے بھی آؤ۔ ایسی قربانیاں بھی پیش کرو جو زبردستی تم سے لی جائیں گی۔ اور طوعًا بھی آؤ۔ یعنی طوعی قربانیاں پیش کرتے ہوئے بھی میری راہ میں آؤ۔ تو ایک خط میں اسی کی تفسیر ہے —— "اسی وقت اس گناہ گار کے دل میں بڑی شدت سے یہ خواہش پیدا ہوئی کہ یہ زیور جو جاتے جاتے رہ گیا تھا اس کو خود اپنے ہاتھ سے خدا تعالیٰ کے حضور پیش کر دوں۔ نومبر ۱۹۸۳ء میں آپ کی تحریک "بیوت الحمد" میں اس عاجزہ نے چار چوڑیاں پیش کر دی تھیں۔ باقی زیور

خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر

آپ کی خدمت میں پیش کرتی ہوں۔ آپ اس کو کسی فنڈ میں استعمال کر لیں۔ یہ ایک خادمہ پر بڑا احسان ہوگا۔ خدا تعالیٰ کی رضا چاہتی ہوں۔ خدا تعالیٰ اس حقیر قربانی کو قبول فرمائے آمین۔ زیور کہاں بھجوایا جائے؟ حکم کی منتظر ہوں۔"

یہ ہے جماعت احمدیہ جو خدا کے اُن بندوں پر مشتمل ہے جن کے وجود سے غیر طیش کھا رہا ہے۔ اور جن کے اوپر مظالم کی انتہا کر دی گئی ہے۔ اور خدا کی راہ میں دکھ اٹھانے کے بعد اُن کا یہ ردِّ عمل ہے۔ کہ جو کچھ تم نے زبردستی چھین لیا اس کے علاوہ جو رہ گیا ہے وہ

ہم تو ایسے خدا کے بندے ہیں

کہ خود اپنے ہاتھوں سے شوق سے، ولولوں کے ساتھ خدا کے حضور میں پیش کرنے کے لئے حاضر رہتے ہیں۔ ایسی قوم کا کوئی کیسے کچھ بگاڑ سکتا ہے؟ اور پھر عجیب حال ہے کہ یہ لوگ پیار کرنا جانتے ہیں۔ یہ محبت بھرے خط، یہ پیار اور عشق کے افسانے لکھتے ہیں اور ساتھ یہ بھی لکھتے ہیں بڑی شدت کے ساتھ کہ ہمارے لئے فکر نہ کیا کرو۔ ہمارا خیال نہ کیا کرو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ یہ ناممکن ہے۔ کل ہی ایک خط کے جواب میں میں نے اس کو یہ لکھا کہ ایک شعر پڑھا کرتا تھا۔ لیکن یہ نہیں پتہ تھا کہ کبھی مجھ پر یہ اطلاق پائے گا کہ ؎

پیار کرنے کا جو خوباں ہم پہ رکھتے ہیں گناہ
اُن سے بھی تو پوچھیے وہ اتنے کیوں پیارے ہوئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت

پیاری ہے کہ اس سے پیار نہ کرنا کسی کے بس کی بات نہیں۔ بے اختیاری کا عالم ہے۔ یہ دعا میں کرتا رہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ مجھے یہ توفیق بخشے کہ اس عظیم جماعت کی جو میرے پاس امانت ہے اس کے حقوق ادا کر سکوں۔ اور اس حال میں جان دوں کہ میرا اللہ مجھے کہہ رہا ہو کہ ہاں تو نے حقوق ادا کر دیئے۔

دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے، ازالہ مشکلات اور حصولِ نصرتِ الٰہی کیلئے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں

- رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ (تذکرہ ص ۲۰۴)
  اے میرے رب العزت! میں مغلوب ہوں۔ تو میرے دشمن سے انتقام لے۔
- رَبِّ اِنِّیْ مَظْلُوْمٌ فَانْتَصِرْ (تذکرہ ص ۴۹۳)
  اے میرے رب العزت! مجھ پر ظلم کیا گیا ہے تو انتقام لے۔
- یَا اللّٰہُ فَتْح (تذکرہ ص ۲۴۰) اے اللہ تعالیٰ مجھے فتح عطا فرما۔
- الٰہی! میرے سلسلے کو ترقی ہو اور تیری نصرت اور تائید اس کے شاملِ حال ہو۔ (تذکرہ ص ۵۰۷)
- رَبِّ اجْعَلْنِیْ غَالِبًا عَلٰی غَیْرِیْ (تذکرہ ص ۴۲۲)
  اے میرے رب العزت! مجھے غیروں پر غالب کر دے۔
- رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکَافِرِیْنَ دَیَّارًا (تذکرہ ص ۱۰۶)
  اے میرے رب العزت! زمین پر کافروں میں سے کوئی باشندہ نہ چھوڑ۔
- یَا رَبِّ فَاسْمَعْ دُعَائِیْ وَ مَزِّقْ اَعْدَاءَکَ وَ اَعْدَائِیْ وَ اَنْجِزْ وَعْدَکَ وَ انْصُرْ عَبْدَکَ وَ اَرِنَا اَیَّامَکَ وَ شَھِّرْ لَنَا حُسَامَکَ وَ لَا تَذَرْ مِنَ الْکَافِرِیْنَ شَرِیْرًا (تذکرہ ص ۵۱۳)
  اے میرے رب العزت! میری دعا سن اور اپنے دشمنوں اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر اور اپنا وعدہ پورا کر۔ اور اپنے بندے کی مدد کر۔ اور ہم کو اپنے عذاب کے دن دکھا۔ اور اپنی تلوار ہمارے لئے سونت کر دکھا۔ اور نہ چھوڑ کافروں میں سے کوئی شریر۔
- رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ اَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ (تذکرہ ص ۴۴)
  اے ہمارے رب العزت! ہم میں اور ہماری قوم میں سچا فیصلہ فرما دے۔ اور تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے۔
- رَبِّ فَرِّقْ بَیْنَ صَادِقٍ وَ کَاذِبٍ اَنْتَ تَرٰی کُلَّ مُصْلِحٍ وَ صَادِقٍ (تذکرہ ص ۶۱۳)
  اے میرے رب العزت! صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا۔ تو جانتا ہے کہ مصلح اور صادق کون ہے —— !!
- رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَھُمْ (تذکرہ ص ۶۹۶)
  اے ہمارے رب العزت! ہم میں اور ہمارے دشمنوں میں فیصلہ فرما۔
- یَا حَفِیْظُ یَا عَزِیْزُ یَا رَفِیْقُ (تذکرہ ص ۴۹۳)
  اے بہت ہی حفاظت کرنے والے، اے غالب اور اے رفیق۔
- رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَ انْصُرْنِیْ وَ ارْحَمْنِیْ (تذکرہ ص ۵۰۱)
  اے میرے رب العزت! ہر ایک چیز تیری خدمت گزار ہے۔ اے میرے رب العزت! تو میری حفاظت فرما اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما۔
- رَبِّ احْفَظْنِیْ فَاِنَّ الْقَوْمَ یَتَّخِذُوْنَنِیْ سُخْرَۃً (تذکرہ ص ۴۷۸)
  اے میرے رب العزت، میری حفاظت کر۔ کیونکہ قوم نے مجھے ہنسی اور تمسخر کی جگہ ٹھہرا لیا۔
- رَبِّ لَا تُضَیِّعْ عُمُرِیْ وَ عُمُرَھَا وَ احْفَظْنِیْ مِنْ کُلِّ اٰفَۃٍ تُرْسَلُ اِلَیَّ (تذکرہ ص ۳۰۲)
  اے میرے رب العزت! میری اور اس کی عمر کو ضائع نہ کریو۔ اور مجھے اُن تمام آفات سے محفوظ فرمائیو جو میری طرف بھیجی جاویں۔
- قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ (تذکرہ ص ۲۲۲)
  کہہ! میں شریر مخلوقات کی شرارتوں سے خدا تعالیٰ کے حضور پناہ مانگتا ہوں اور اندھیری رات سے بھی خدا تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں۔

اداریہ - بقیہ صفحہ (۲)

بنانے کی ضرورت ہی کیوں پیش آئی؟ —— رہی بنیادی انسانی حقوق میں مداخلت والی بات، تو تعجب ہے کہ جو چیز آج ساری دنیا کو نظر آ رہی ہے اور جس کے بارہ میں عالمی پریس مسلسل پُرزور صدائے احتجاج بلند کر رہا ہے وہ شرعی عدالت کے فاضل ججوں کو کیوں دکھائی نہیں دی؟ اس راز کے پس پشت بھی یقیناً وہی عوامل کارفرما ہوں گے جو قبل ازیں لاہور ہائیکورٹ کے فاضل جج مسٹر جسٹس اے۔ ایس سلام کی راہ میں حائل ہوئے تھے —— !!

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

—— خورشید احمد انور ——

لجنہ اماء اللہ قادیان کے زیر انتظام تربیتی کلاس (بقیہ صفحہ اوّل)

تاریخ تاریخ کے مضمون کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ ایک حصہ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء احمدیت کے مختصر حالاتِ زندگی رکھے گئے تھے محترمہ شمیلہ محبوب صاحبہ نگران ناصرات الاحمدیہ نے نوٹ لکھوائے۔

دوسرا حصہ جو کہ قرونِ اولیٰ کے دس صحابیاتؓ کے مختصر تعارف پر مشتمل تھا کے محترم مولوی محمد انعام صاحب غوری نے ممبرات کو نوٹ لکھوائے

مطالعہ کتب نصاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآرا تصنیف "کشتی نوح" کا کچھ حصہ برائے مطالعہ رکھا گیا تھا۔

مسنون دُعائیں زبانی نصاب میں مسنون دُعائیں جس میں رات کو سونے کی دُعا۔ نیند سے جاگنے کی دُعا۔ وضو کرنے کے بعد کی دُعا۔ اذان کے بعد کی دُعا۔ نماز کے بعد کی دُعا اور روزہ افطار کرنے کی دُعا اور قرآن مجید کی تین دُعائیں شامل تھیں۔ سب ممبرات کو زبانی یاد کرا کر سُنی گئیں۔

روزانہ پروگرام تربیتی کلاس

تربیتی کلاس کا بنیادی مقصد چونکہ ممبرات لجنہ اماء اللہ کی تربیت و اصلاح اور اُن کے دِلوں میں دینی علوم کا ذوق و شوق پیدا کرنا تھا۔ اس لئے اس کے نصاب کے پہلے صفحہ پر ممبرات کو ہدایات دیدی گئیں تھیں۔

جو ممبرات نماز تہجد میں آسانی سے آسکتی تھیں وہ باجماعت تہجد کی نماز اور فجر کی نماز و درس میں شامل ہوتی رہیں۔ البتہ جو ممبرات اپنی کسی مجبوری کے باعث نہیں آسکتی تھیں وہ گھروں میں تہجد کی نماز ادا کرتیں۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات سُن کر احمدیت کی ترقی اور اپنے پیارے امام اور جماعت احمدیہ کے لئے خصوصیت سے دُعائیں کرتی رہیں۔

آٹھ بجے سے ساڑھے گیارہ بجے تک کمرہ حضرت اماں جان رضؓ بیت الفکر اور ملحقہ برآمدہ میں کلاس لگتی تھی۔ جس سے ۷۵ ممبرات بالالتزام فائدہ اُٹھاتی رہیں۔ لاؤڈ سپیکر کا معقول انتظام تھا۔ جس کی مدد سے اساتذہ مسجد مبارک میں بیٹھ کر پڑھاتے تھے۔ نماز عصر باجماعت سب ممبرات پڑھتیں اور اس کے بعد علماء کرام کی تقاریر ہوتیں روزانہ ایک تقریر ہوتی تھی جس کے نوٹس ممبرات ساتھ کے ساتھ لیتی رہیں۔

آخری دن لڑکیوں نے بہت سے سوالات کئے جن کے جواب محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے تقریباً ایک گھنٹہ تک دیئے۔

روزانہ عصر کی نماز ادا کرنے کے بعد علماء کرام کی تقاریر کا پروگرام حسب ذیل تھا۔

(۱): سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب دام ظلّہٗ

(۲): سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام
محترم مولوی محمد انعام صاحب غوری۔

(۳): برکاتِ خلافت
محترم مولانا عبدالحق صاحب فضل

(۴): وفات مسیح
محترم مولوی منیر احمد صاحب خادم

(۵): فیضانِ ختم نبوّت
محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی

(۶): امام مہدی کا ظہور
محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد

(۷): ایک احمدی کا فرض بحیثیت داعی الی اللہ
محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی

(۸): نماز باجماعت کی اہمیت
محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب

(۹): اطاعتِ نظام
محترم مولانا بشیر احمد صاحب خادم

(۱۰): فضائل قرآن مجید
محترم مولوی منیر احمد صاحب خادم

پندرہ روزہ تربیتی کلاس کے اختتام پر نصاب کا امتحان لیا گیا۔ تعلیم کے لحاظ سے ممبرات کے دو گروپ بنائے گئے تھے۔ معیار اوّل میں گریجویٹ اور بی اے فائنل ایئر کی طالبات اور معیار دوئم میں گیارہویں۔ بارہویں اور تیرھویں کلاس کی طالبات شامل تھیں۔ ہر اُستاد نے اپنا پرچہ بنا کر دیا اور امتحان لیا بعض لڑکیوں نے کسی وجہ سے کچھ پرچے نہ دیئے۔ اُن کا نام نتیجہ میں باہر رہ جانے والی لڑکیوں میں شامل نہیں کیا گیا۔ گروپ اوّل میں ۱۴ اور گروپ دوم میں ۱۹ ممبرات پاس ہوئیں۔ الحمد للہ۔

نتیجہ درج ذیل ہے۔

نتیجہ امتحان قرآن مجید

معیار اوّل:-

اوّل:- محترمہ صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ بنت محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب
اوّل:- محترمہ نصرت سلطانہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب گھٹیالیاں۔
اوّل:- محترمہ محمودہ شوکت صاحبہ بنت محترم ڈاکٹر غلام ربانی صاحب
دوم:- محترمہ عقیلہ عفت صاحبہ بنت محترم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ناصر
سوم:- محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ بنت محترم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ مرحوم

معیار دوم:-

اوّل:- محترمہ امۃ الحیٔ فاروقی صاحبہ بنت محترم شیخ عبدالقدیر صاحب۔
دوم:- محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ پونچھی بنت محترم نذیر احمد صاحب پونچھی۔
سوم:- محترمہ سعیدہ پروین صاحبہ بنت محترم نذیر احمد صاحب پونچھی۔

میزان میں پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات

معیار اوّل:-

اوّل:- محترمہ نصرت سلطانہ صاحبہ بنت محترم چوہدری بشیر احمد صاحب گھٹیالیاں۔
دوم:- محترمہ صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ بنت محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب
سوم:- محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ بنت محترم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ مرحوم
چہارم:- محترمہ عقیلہ عفت صاحبہ بنت محترم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ناصر۔

معیار دوم:-

اوّل:- محترمہ سعیدہ پروین صاحبہ پونچھی بنت محترم نذیر احمد صاحب پونچھی۔
دوم:- محترمہ امۃ الرؤف صاحبہ بنت محترم شیخ عبدالقدیر صاحب۔
سوم:- محترمہ امۃ الحیٔ فاروقی صاحبہ بنت محترم شیخ عبدالقدیر صاحب۔
چہارم:- محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ پونچھی بنت محترم نذیر احمد صاحب پونچھی۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ لجنہ اماء اللہ قادیان کو ہر سال ایسی کلاسز لگانے کی توفیق ملتی رہے۔ اور خدا وہ وقت جلد لائے کہ ہندوستان کی لجنات کی ممبرات بھی قادیان آکر ایسی کلاسز سے فائدہ اُٹھائیں اور اپنی زندگیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کے رنگ میں رنگین کر کے دوسروں کے لئے مشعل راہ بنیں۔ آمین ◆

بسلسلہ شادی خانہ آبادی بیش قیمت نصائح پر مشتمل

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا دُعائیہ مکتوب

مورخہ ۱۷/۴/۸۴ء کو مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب ایم اے۔ ایل ایل۔ بی آڈیٹر گلبرگہ یونیورسٹی ابن مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب ساکن گلبرگہ (کرناٹک) اور مکرمہ سیدہ محمدی بیگم ناز صاحبہ بی اے بنت مکرم سید عبدالحفیظ صاحب دکنی مرحوم ساکن بنگلور کی شادی بفضلہ تعالیٰ خیر و خوبی کے ساتھ انجام پذیر ہوئی۔ اس تقریب کے ہر جہت سے بابرکت اور کامیاب ہونے کے لئے مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب کی درخواست دُعا کے جواب میں سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت موصوف کو بیش قیمت نصائح اور دُعاؤں پر مشتمل جو مشفقانہ اور بصیرت افروز مکتوب تحریر فرمایا اُسے افادۂ قارئین کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے ——(ایڈیٹر)

عزیزم قریشی عبدالحکیم صاحب سلمہ — السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

آپ کا خط ملا۔ الحمد للہ کہ آپ ازدواجی زندگی میں منسلک ہوئے ہیں میری اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ آسمانی آقا اس تعلق کو دونوں خاندانوں کیلئے باعث برکت فرمائے۔ آپ دونوں میاں بیوی اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے ہوں اور زندگی کے اس نئے دور کی نئی ذمہ داریوں کو بوجہ احسن پورا کرنے والے ہوں۔ آمین یا ربّ العالمین۔

حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے اس قول کو ہمیشہ سامنے رکھیں کہ:- "نکاح ایک معاہدہ ہے کوشش کرو کہ اس معاہدہ میں دغاباز نہ ٹھیرو"۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "خیرکم خیرکم لاھلہ وانا خیرکم لاھلی" تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جو اپنے اہل و عیال سے حسن سلوک کرتا ہے اور میں اپنے اہل سے تم سب سے بہتر سلوک کرنے والا ہوں۔ زندگی کی اس منزل میں دُعا کرتے ہوئے قدم رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے بغیر کوئی راہ بھی آسان نہیں ہو سکتی قرآن مجید میں ہی زندگی گذارنے والوں کو نفوس محصنہ سے تعبیر کیا ہے۔ جس کے معنے جسمانی اور اخلاقی طور پر قلعہ بند ہونے کے ہیں۔ اس لئے اس سفر پر تقویٰ کا زادِ راہ ساتھ لیکر روانہ ہوں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہٗ نے قرآنی دُعا ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ۔ میں پہلے حسنہ سے نیک بیوی مراد لیا ہے۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ دنیوی زندگی جنت بنتی ہے اگر نیک اور صالح بیوی مل جائے۔!!

اللہ تعالیٰ آپ کو دونوں جہانوں میں حسنہ عطا کرے۔ آخر میں میری پھر دُعا ہے کہ وہ دونوں خاندانوں اور آپ دونوں کے لئے یہ تعلق مبارک کرے۔ آمین یا رب العالمین والسلام

خاکسار۔ مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع

ماہ رمضان المبارک کے دوران قادیان میں

فدیۃ الصیام اور افطاری کیلئے رقوم بھجوانے والے احباب

مکرم اللہ دتا صاحب برطانیہ
مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ ″
مکرم حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب سنوری مرحوم برطانیہ
مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ ″
″ امۃ الوحید صاحبہ ″
مکرم مبلغ انچارج صاحب ٹرینیڈاڈ و ٹوبیگو امریکہ
مکرمہ روبینہ نصیر صاحبہ برطانیہ
مکرم ڈاکٹر محمود خان صاحب امریکہ
اہلیہ صاحبہ مکرم ″ ″ ″
مکرم بشیر احمد شاد صاحب برطانیہ
اہلیہ صاحبہ ″ ″
مکرم نصیر احمد صاحب بھٹی ″
مکرمہ نصیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب بھٹی برطانیہ
مکرم ... احمد صاحب قریشی ″
″ مرزا ... صاحب ″
″ ... صاحب ″
مکرمہ امۃ الرشید ... صاحب ″
″ حمیدہ بیگم قریشی صاحبہ ″
″ خالدہ بیگم نصیر احمد بھٹی ″
″ ذوالفقار صاحب نازدہ بھٹی صاحبہ ″
″ حنیفہ بیگم صاحبہ ″
″ رقیہ بیگم مرزا صاحبہ ″
″ ناصرہ مشرف گنائی صاحبہ ″
″ نصرت جہاں ادریس خان صاحب ″
″ جعفی شاہ صاحبہ ″
″ امۃ السمیع صاحبہ ″
مکرم ماجد خان صاحب ″
″ صدر دین صاحب ″
″ محمد یوسف احمد صاحب ″
″ ڈاکٹر احسان اللہ صاحب ظفر امریکہ
مکرمہ ڈاکٹر مریم حسنا صاحبہ برطانیہ
شوہر ″ ″ ″
مکرم رشید احمد صاحب آف ہنسلو ″
″ رانا سعید خان صاحب ہنسلو ...
ترشید امین وحمید فرزند مسعود بشیر احمد صاحب لندن
مکرمہ زاہدہ شاہ صاحبہ لندن
مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب سویڈن
″ عبدالرؤف خان صاحب ″
مکرمہ طیبہ شہناز صاحبہ لندن
شوہر ″ ″ ″
والدہ مکرمہ آنسہ محمود جان صاحبہ برطانیہ
مکرم ... صاحب امریکہ
والد مکرم آفتاب احمد صاحب ″
مکرم عبداللطیف چوہدری صاحب کینیڈا
″ ... احمد صاحب نیویارک

مکرم شمس الدین صاحب ہوجیز نیوزی لینڈ
″ ایس ایم شہاب احمد صاحب کینیڈا
اہلیہ مکرم سید بشیر احمد صاحب برطانیہ
مکرم باسط احمد صاحب کینیڈا
″ ... منیر صاحب امریکہ
″ محمد عارف صاحب بھٹی مع اہلیہ لندن
مکرمہ نشری فرحت بھٹی صاحبہ ″
″ اقبال بیگم صاحبہ ″
مکرم مشہود احمد صاحب مع اہلیہ ″
مکرمہ حنیفہ بیگ صاحبہ ″
مکرم مرزا اعظم خان صاحب ″
مکرمہ حامدہ عمر صاحبہ کینیڈا
″ ثریا بیگم صاحبہ ″
″ نعیمہ طاہرہ ... صاحبہ برطانیہ
مکرم سید جمال دین صاحب جمتا پور
مکرمہ امۃ الرؤف بیگم صاحبہ اہلیہ
مکرم محمد فاروق صاحب شاہجہانپور
″ محبوب ظفر اللہ صاحب ″
مکرمہ امۃ الباری صاحبہ
مکرم ڈاکٹر محمد خالد قریشی صاحب مع اہلیہ ...
″ سیٹھ محمد معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ
اہلیہ ″ ″ ″
مکرم ایم محمد عثمان صاحب سورب
مکرمہ ہادی بی بی صاحبہ کرڈاپلی
مکرم ایس ایم مشتاق صاحب لکھنؤ
مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ ظہیر آباد
اہلیہ مکرم شریف احمد صاحب پٹنہ
مکرم سیٹھ عبدالحمید صاحب یادگیر
مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ یادگیر
″ احمدی خاتون صاحبہ سونگھڑہ
مکرم قریشی محمد صادق صاحب مرحوم بذریعہ
مکرمہ امۃ الباری صاحبہ شاہجہانپور
مکرم ڈاکٹر سید برکات احمد صاحب ازور
بلڈر بیٹری فیکٹری چنتہ کنٹہ
مکرم غلام حیدر خان صاحب حیدر آباد
مکرمہ بدر النساء بیگم صاحبہ چنتہ کنٹہ
مکرم لئیق احمد صاحب ″ ″
″ سیٹھ عبدالغفور صاحب ″ ″
اہلیہ مکرم غلام حیدر خان صاحب حیدر آباد
مکرم بابو تاج الدین صاحب سرینگر
″ فضل اکرام صاحب ″
″ عبدالسلام صاحب ڈاک ″
″ حنیف احمد کرشنا صاحب سکندر آباد
مکرمہ فاطمہ بی بی بیگم صاحبہ ″
″ جمیلہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ کیرنگ
مکرم حاجی عبدالقیوم صاحب لکھنؤ

مکرم سید احتشام الدین صاحب سونگھڑہ
مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ پٹنہ
مکرم عبدالرشید صاحب حیدر آباد بذریعہ
الحاج زاہدہ بیگم صاحبہ
مکرمہ سیدہ حبیبہ صاحبہ حیدر آباد
″ نجم النساء صاحبہ کٹک
″ عائشہ خاتون صاحبہ ملک چک
″ زاہدہ بیگم صاحبہ کٹک
مکرم دادا خان صاحب مرحوم کانپور بذریعہ
ثروت جبین صاحبہ

والدہ مکرمہ ثروت جبین خان صاحبہ کانپور
مکرمہ ثروت جبین خان صاحبہ ″
″ عذرا شمیم صاحبہ آگرہ
مکرم احمد عبدالمنان صاحب حیدر آباد
″ سیٹھ بشیر احمد صاحب بھٹی لکھنؤ
″ سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب حیدر آباد
مکرمہ مریم زاہدہ صاحبہ مدراس
″ ... بیگم صاحبہ ...
جماعت احمدیہ بنگلور بذریعہ مکرم ... صاحب
امیر جماعت احمدیہ قادیان

منظوری انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

چارکوٹ کشمیر

صدر جماعت مکرم محمد شفیع صاحب ... (۸۵ء)
نائب صدر ″ میاں عبدالرحمٰن صاحب
سیکرٹری مال ″ شریف احمد صاحب
نائب ″ ″ ″ نجم الدین صاحب
سیکرٹری تبلیغ ″ ماسٹر غلام احمد صاحب
″ تعلیم و تربیت ″ خورشید ... صاحب
″ امور عامہ ″ عبدالرحمٰن صاحب
″ ضیافت ″ محمد دین صاحب

کوٹار تامل ناڈو

سیکرٹری مال مکرم نورالدین صاحب (نامزد)
آڈیٹر ″ محمد ابراہیم صاحب ″

تیماپور

صدر جماعت مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب (نامزد)
نائب صدر ″ مولوی نورالدین صاحب وکیل ″
امام الصلوٰۃ ″ رفیق احمد صاحب ″
سیکرٹری تبلیغ ″ محمود احمد صاحب ہندارگ ″
سیکرٹری مال ″ خلیل احمد صاحب محبوب نگر ″
معاونین مال ″ محمد اکبر صاحب ″
″ سراج احمد صاحب ″
قائد مجلس خدام الاحمدیہ ″ محمود احمد صاحب جوب شیر ″

کلکتہ

امیر جماعت کلکتہ مکرم سید ... صاحب ...
نائب امیر ″ ماسٹر نثری ... صاحب

اُودے پور

صدر جماعت مکرم ... صاحب (برائے ۶۶ء تک کیلئے)
سیکرٹری مال ″ واجد علی خان صاحب

کشن گڑھ

صدر جماعت مکرم ماسٹر دلدار علی صاحب
سیکرٹری مال ″ یعقوب علی صاحب

ہاری پاری گام

سیکرٹری رشتہ ناطہ مکرم شیخ محمد یوسف صاحب

پٹنہ

سیکرٹری رشتہ ناطہ مکرم ملک شریف احمد صاحب

چودوار

صدر جماعت مکرم شیخ عبدالعزیز صاحب
نائب صدر و سیکرٹری مال مکرم فضل الرحمٰن خان صاحب
سیکرٹری امور عامہ ″ شیخ علی صاحب
″ تعلیم و تربیت ″ شیخ عبدالمنان صاحب
″ تبلیغ ″ شیخ عبدالرشید صاحب
″ رشتہ ناطہ ″ شیخ عبدالرحمٰن صاحب
″ ضیافت ″ شیخ اکرام احمد صاحب

ناظر اعلیٰ قادیان

دعائے مغفرت

خاکسار کے چچا مکرم عبدالعزیز صاحب ابن مکرم دیوان علی صاحب مرحوم (ڈیو ہولڈر) آف چارکوٹ مورخہ ۲۹ جولائی کی درمیانی شب بعمر ... سال اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم پابند صوم و صلوٰۃ اور بہت سے اوصاف حمیدہ کے مالک تھے۔ آپ کچھ عرصہ تک مجلس خدام الاحمدیہ چارکوٹ کے قائد اور اس کے بعد سیکرٹری امور عامہ کے عہدہ پر بھی فائز رہے۔ مرحوم ہر سال باقاعدگی سے جلسہ سالانہ پر قادیان جاتے اور واپس آکر احمدی وغیر احمدی احباب کو اپنے تأثرات سناتے اور جماعت کی تبلیغ کرتے تھے۔ مرحوم کے بڑے بھائی مکرم مولوی نذیر احمد صاحب نگران "دار الذکر" لاہور پاکستان میں مقیم ہیں۔ اور جماعتی کاموں میں پیش پیش رہتے ہیں۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ضعیف العمر والدہ سوگوار بیوہ سات بچے اور ایک بچی چھوڑی ہے۔

مورخہ ۲۹ جولائی کو چار بجے کے قریب مکرم مولوی صغیر احمد صاحب طاہر نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی اور ... قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے آمین۔

خاکسار ... علی چارکوٹ

عیدالاضحیہ کے موقع پر

قادیان میں قربانی کا انتظام

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر صاحب استطاعت مسلمان پر عیدالاضحیہ کی قربانی دینے کو ضروری قرار دیا ہے۔ اس ارشاد گرامی کے مطابق احباب جماعت مقامی طور پر قربانی دیتے ہیں اور جو دوست یہ خواہش کرتے ہیں کہ اُن کی طرف سے عیدالاضحیہ کے موقع پر قادیان میں قربانی دینے کا انتظام کر دیا جائے تو امارت مقامی کی طرف سے ہر سال ایسا انتظام کر دیا جاتا ہے۔

(۲) :- بعض مخلصین جماعت نے اس سال قادیان میں ان کی طرف سے عیدالاضحیہ کے موقعہ پر قربانی کا انتظام کروائے جانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے ایک جانور کی قیمت کا اندازہ دریافت کیا ہے سو ایسے مخلصین احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قربانی کے شرائط پورا کرنے والے تندرست جانور کی اوسط قیمت /۳۵۰ روپے تک ہے اچھا جانور /۵۰۰ روپے تک بھی آتا ہے۔ بیرونی ممالک کے احباب اپنے ملک کی کرنسی کا حساب لگا کر ہندوستان کی اس قدر کرنسی کے مطابق رقم بھیجنے کا انتظام بذریعہ پوسٹل آرڈر یا انٹرنیشنل منی آرڈر یا ڈرافٹ اور یا اپنی مقامی جماعت کے توسط سے کریں۔ اور بیرونی مشنز اگر مناسب سمجھیں تو اپنے اخبار احمدیہ میں بھی اس کی اطلاع دے دیں۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

نئے مراکز کی مالی تحریک کے خوشکن نتائج

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حال ہی میں یورپ میں دو نئے مراکز قائم کرنے کے سلسلہ میں جو بابرکت تحریک فرمائی ہے۔ اخبار بدر کے ذریعہ احباب جماعت کو اس کا علم ہو چکا ہے۔ اس سے قبل نظارت ہذا کی طرف سے بذریعہ سرکلر لیٹر مجریہ ۸۴/۷/۱۵ جملہ جماعتہائے احمدیہ بھارت کو آگاہ کرتے ہوئے اس بابرکت تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تحریک کی جا چکی ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں قادیان کے انصار، خدام اور لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کی طرف سے قسط اوّل کے طور پر موصولہ وعدہ جات اور ادائیگی کی اطلاع بہت خوشکن ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے اور اپنے افضال و انعامات سے نوازے آمین

(۱) وعدہ جات انصار و خدام قادیان قسط اوّل	۳۷,۴۱۵ — ۰۰
(۲) ادائیگی 〃 〃 〃	۲۳,۴۶۸ — ۰۰
(۳) وعدہ جات لجنہ اماء اللہ قادیان	۴۷,۹۵۳ — ۰۰
(۴) ادائیگی 〃 〃	۸,۸۷۹ — ۵۰
(۵) ۳۸ بہنوں اور بچیوں نے اپنے زیورات پیش کئے ہیں جن کی مجموعی رقم وصول ہو چکی ہے یہ وعدہ جات کے علاوہ ہے۔ جزاہم اللہ	۲۸,۵۰۹ — ۰۰

(۶) جماعت ہائے احمدیہ بیرون قادیان کی طرف سے وعدہ جات اور ادائیگی کی اطلاعات ملنی شروع ہو گئی ہے۔ اُمید ہے کہ صدر صاحبان و سیکرٹریانِ مال اپنی اپنی جماعتوں کے مخلصین (انصار۔ خدام اور لجنہ کی ممبرات) کے وعدہ جات اور ادائیگی کی فہرستیں جلد از جلد نظارت ہذا میں بھجوا کر عند اللہ ماجور ہونگے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے رزق، اموال اور نفوس میں خیر و برکت عطا کرے اور اپنے بے شمار فضلوں و انعامات سے نوازے آمین

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواست ہائے دُعا

(۱) :- مکرم محمد توسیاں صاحب ساکن ہبلی (کرناٹک) جن کی عمر ۷۵ سال سے زائد ہے اپنے گھر میں واحد احمدی ہیں اور اپنے عقیدہ پر ایسے راسخ ہیں کہ کسی تکلیف یا پریشانی اور مخالفت کی پرواہ نہیں کرتے ہیں موصوف اپنی صحت و تندرستی اور سلامتی کیلئے بزرگان سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ خاکسار حضرت منڈاسگر صدر جماعت ہبلی

(۲) :- والدہ محترمہ مکرم قریشی محمد عبداللہ صاحب تیماپوری یو۔جے۔ ہائی بلڈ پریشر بیمار ہیں چند یوم قبل موصوفہ بیہوش بھی ہوئیں تھیں۔ علاج جاری ہے۔ احباب جماعت سے کامل صحت و شفایابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ بشارت احمد حیدر قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ساتواں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا چھٹا

سالانہ اجتماع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ساتویں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے چھٹے سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے مورخہ ۲۶ر ۲۷ر اور ۲۸ر اکتوبر ۱۹۸۴ء کی تاریخوں کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

قائدین کرام خود یا اپنے اپنے نمائندگان سالانہ اجتماع میں بھجوانے کی طرف ابھی سے خصوصی توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو اس بابرکت روحانی اجتماع میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا پانچواں سالانہ اجتماع

جملہ مجالس ہائے انصار اللہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے پانچویں سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے ۲۴ر ۲۵ر اکتوبر ۱۹۸۴ء کی تاریخوں کی منظوری عطا فرما دی ہے۔

ناظمین اعلیٰ ناظمین ضلع اور جملہ زعماء کرام خود یا اپنے نمائندگان اس اجتماع میں بھجوانے کے لئے ابھی سے خصوصی توجہ دیں نیز چندہ اجتماع کی فراہمی کی کوشش بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو بابرکت کرے اور زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

پیغامِ صلح کا تامل ترجمہ

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے احمدیہ مسلم مشن مدراس کے زیر اہتمام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف "پیغام صلح" کا تامل میں ترجمہ شائع ہو کر منظر عام پر آگیا ہے۔ جس کی قیمت صرف /۲ روپیہ رکھی گئی ہے اب تک بفضلہ تعالیٰ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل کتب کا تامل میں ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔

(۱) :- فتح اسلام (۲) :- لیکچر لاہور (۳) :- کشتی نوح کا حصہ تعلیم (۴) :- پیغام صلح

نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عالمگیر شہرت یافتہ کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا ترجمہ مکمل ہو چکا ہے۔ اس کی نظر ثانی کی جا رہی ہے۔ مندرجہ بالا کتابیں ذیل کے پتہ سے دستیاب ہو سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کتابوں کے مطالعہ سے بہتوں کو حق و صداقت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار محمد عمر مبلغ انچارج مدراس

Ahmadiyya Muslim Mission.
MADRAS — 24

ماہ رمضان المبارک کے روح پرور لیل و نہار

ماہ رمضان المبارک کے فیوض و برکات سے زیادہ سے زیادہ متمتع ہونے کے لئے بھارت کی کم و بیش تمام جماعتوں میں اپنے اپنے طور پر نماز تراویح و تہجد، درس قرآن و حدیث، ادائیگی زکوٰۃ اور صدقہ و خیرات، اجتماعی دعاؤں اور سحری و افطار کا خصوصی اہتمام کیا گیا۔ اس سلسلہ میں ادارہ کو سردست جماعتہائے احمدیہ یادگیر، کوڈالی، سکندرآباد، بنگلور، میلاپالیم، کیرلا، پارہ، تیماپور، سری نگر اور مدراس کی انتہائی خوشکن اور ایمان افروز رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکی مساعی کو بارآور کرے اور افراد جماعت احمدیہ کی اجتماعی و انفرادی عبادات اور دعاؤں کو بپایہ قبولیت جگہ عطا فرمائے۔ آمین (ادارہ)

تحریکِ جدید اور مجالس خدام الاحمدیہ کا فرض

بنی نوع انسان تک حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ خدام الاحمدیہ کیطرف سے تحریکِ جدید کا ہاتھ دو طرح سے بٹایا جائے۔

(۱):- زیادہ سے زیادہ چندہ وعدہ کر۔

(۲):- واقفین زندگی مہیا کرے۔

ان ہر دو مقاصد کے حصول کے لئے مندرجہ ذیل لائحہ عمل کی روشنی میں کام کیا جائے۔

ہر مجلس میں ناظم تحریکِ جدید مقرر کیا جائے۔ جو مقامی جماعت کا اسسٹنٹ سیکرٹری تحریکِ جدید ہو گا۔

مالی جہاد:- تحریکِ جدید کے مالی جہاد کے دو حصے ہیں۔

(۱):- وعدہ جات کا حصول (۲):- وعدہ جات کی وصولی

احبابِ جماعت سے رابطہ پیدا کر کے وعدہ جات لئے جائیں اور کام کی رپورٹ مرکز میں دیتے رہیں۔ وعدہ جات کے حصول کے کام کو مجالس مندرجہ ذیل خطوط پر منظم کریں۔

(۱):- ہر وہ احمدی جو اس تحریک میں شامل نہیں ان سے وعدہ لے کر دفتر سوم میں شامل کیا جائے۔ دفتر سوم کی ذمہ داری حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے خدام الاحمدیہ کے سپرد فرمائی ہے۔ کم از کم وعدہ ۲۴/- روپے ہونا چاہیئے۔

(۲):- جو احمدی اس تحریک میں شامل نہیں ان کو تحریک میں زیادہ قربانی کی تلقین کی جائے۔

(۳):- جن کے وعدہ جات ان کی حیثیت سے کم ہیں ان کو انکی حیثیت کے مطابق وعدہ کرنے کی تلقین کیجائے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے سال میں ایک ماہ کی آمد کا ۵/۱ تحریکِ جدید میں دینے کا فرمایا۔

(۴):- تحریکِ جدید کا کام صرف ایک سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ مستقل ہے۔ احباب اس مالی جہاد میں اپنے اہل و عیال کو بھی شامل کریں۔

(۵):- ہر مجلس اپنی جماعت کے تحریکِ جدید کے وعدہ جات اور ادائیگی کا ریکارڈ رکھے اور سال کے ابتداء سے ادائیگی کی تلقین کی جاتی رہے اور وعدہ جات کی یکمشت یا بالاقساط ادائیگی کی پُر زور تحریک کریں۔

(۶):- ناظم تحریکِ جدید خدام الاحمدیہ ہر ماہ میں ایک بار ہر وعدہ کنندہ کو ادائیگی چندہ کی تحریک کرے۔

(۷):- تحریکِ جدید کے کام کو کامیاب بنانے کے لئے کوئی دن یا ہفتہ یا عشرہ تحریکِ جدید منایا جائے۔ (ماخوذ از لائحہ عمل مجلس خدام الاحمدیہ)

خدام الاحمدیہ کے جملہ عہدیداران سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ مندرجہ بالا ہدایت پر عمل کر کے تحریکِ جدید کے کام میں توسیع اور ترقی کے لئے عملی کارروائی کر کے مرکز میں مطلع کریں۔

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

درخواستِ دعا

مکرم سید شریف احمد صاحب آف امریکہ مندرجہ ذیل امور کے لئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست کرتے ہیں:-

(۱):- اُن کے داماد ڈاکٹر مبشر احمد صاحب امریکہ میں M.D کا امتحان دے رہے ہیں۔ امتحان جولائی کے آخری ہفتہ میں ہو چکا ہوگا اور نتیجہ ستمبر میں نکلے گا۔ اعلیٰ اور نمایاں کامیابی کے لئے (۲):- ان کا بڑا بیٹا عزیز سید نعیم احمد کمپیوٹر سائنس کا اگست میں فائنل امتحان دیگا۔ ان کی بھی اعلیٰ اور نمایاں کامیابی اور بابرکت ملازمت کے لئے۔

(۳):- سید شریف احمد صاحب کی اہلیہ صاحبہ سیدہ ہاشمی سلطانہ دو سال سے تھرائیس سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ اب تکلیف بڑھ گئی ہے۔ کامل و عاجل صحت کیلئے (۴):- مکرم سید صاحب خود اپنی اعلیٰ انجینئرنگ ملازمت کیلئے کوشاں ہیں اس میں کامیابی اور اپنے دونوں بیٹوں کی اچھی سب کی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

صدر جماعت احمدیہ قادیان

ضروری اعلان بسلسلہ رشتہ ناطہ

بھارت کی تمام جماعتوں کے جملہ صدر صاحبان و مبلغین کرام و معلمین وقف جدید نیز انسپکٹران حضرات کو اطلاع دی جا چکی ہے کہ اب مرکز میں باقاعدہ طور پر شعبہ رشتہ ناطہ قائم ہو چکا ہے۔ اور ماہ بماہ شعبہ ہذا کی طرف سے کارگذاری رپورٹ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں محترم ناظر صاحب اعلیٰ کے توسط سے بھجوائی جاتی ہے۔

اس لئے اس سلسلہ میں آپ حضرات کا پورا پورا تعاون شعبہ ہذا کو حاصل ہونا چاہیئے آپ سب بخوبی واقف ہیں کہ رشتہ ناطہ کے سلسلہ میں بعض جگہ کافی دقتیں پیش آرہی ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ کیا تعاون فرما سکتے ہیں۔؟

(۱):- جملہ صدر صاحبان و مبلغین کرام اور سیکرٹری صاحبان رشتہ ناطہ باہم مل جل کر جماعت کے قابل شادی بچوں اور بچیوں کے پوری توجہ دیکر رشتے طے کروایا کریں جس طرح جماعت کے جملہ امور کی انجام دہی ہر پہلو کے لحاظ سے خیر و برکت اور اجر عظیم کا موجب ہے۔ اسی طرح رشتہ ناطہ کے کام کی انجام دہی بھی نہ صرف انتہائی اجر و ثواب کا موجب ہے۔ بلکہ خصوصی فرائض میں سے ایک اہم فرض کی ادائیگی ہے۔

(۲):- ہر جماعت میں سیکرٹری رشتہ ناطہ کا انتخاب کروا کر مرکز سے منظوری حاصل کی جائے۔

(۳):- بسلسلہ رشتہ ناطہ احباب جماعت کو جماعتی تعلیم اور روایات سے اچھی طرح آگاہ کیا جائے اور اس کے خیر و شر کے ہر دو پہلوؤں کو احباب کے سامنے اُجاگر کیا جائے۔

(۴):- عرصہ قریباً چار ماہ قبل ہر جماعت کو شعبہ ہذا نے کوائف فارم بھجوائے تھے۔ جن میں سے اکثر پُر ہو کر تا حال واپس نہیں آئے۔ اس طرف بھی خصوصی توجہ دیں۔

(۵):- بعض جماعتیں صرف لڑکیوں کے کوائف ہی مرکز میں بھجواتی ہیں اور لڑکوں کے کوائف بھجوانا ضروری نہیں سمجھتیں۔ یہ رویہ نہایت افسوسناک ہے جس سے شعبہ ہذا کی کارکردگی میں فرق آتا ہے۔

بصورت دیگر جن عہدیداران و جماعتوں کی طرف سے ہمارے ساتھ تعاون نہیں ہوگا کچھ عرصہ مزید انتظار کے بعد افسران بالا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں نام بنام رپورٹ پیش کرنے کے لئے ہم مجبور ہونگے۔

انچارج شعبہ رشتہ ناطہ قادیان

اعلانات شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

امتحان دینی نصاب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تمام مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے دینی نصاب کا امتحان امسال ۲۶ اگست کو ہوگا۔ ہر خادم کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس میں شریک ہو۔

تحریری انعامی مقابلہ

شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے امسال تحریری انعامی مقابلہ کے لئے "تحریک داعی الی اللہ کے مہتم بالشان اغراض و مقاصد" عنوان تجویز کیا تھا۔ مقابلہ میں شرکت کے خواہشمند اراکین اپنا مقالہ تحریر کر کے جلد ارسال کریں یاد رہے مقابلہ میں شرکت کے لئے ضروری ہے کہ آپ کا مقالہ اسی اگست تک دفتر مرکزیہ میں پہنچ جائے۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

خدا تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے رزق اور مال میں برکت دی جاتی ہے!

ناظر بیت المال آمد قادیان

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآنِ"
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE 279203
CARDBOARD BOX MFG. Co.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ-۷۳
MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH.:- 275475
RESI.:- 273903
CALCUTTA - 700073.

"میں وہی ہوں"
جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا"
("فتح اسلام" تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)
(پیشکش)
ہیری بوٹ ہاؤس
نمبر ۵۰-۲-۱۸
فلک نما
حیدرآباد-۵۰۰۲۵۳

FOR BEAUTIFUL AND DURABLE RINGS OF:-
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
MADE OF PURE GOLD & SILVER AND ALL TIPES OF ORNAMENTS, IN LATEST DESIGNES.
PLEASE CONTACT:-
KASHMIR JEWELLERS.
OPPOSITE MASJID AQSA QADIAN - 143516.

AUTOCENTRE تار کا پتہ
23-5222 } ٹیلیفون نمبرز
25-1652 }
آٹو ٹریڈرز
۱۶ منگو لین - کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱
ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار
HM بنائے ہوئے :- ایمبیسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر HM
SKF بال اور رولر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر!
ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں
AUTO TRADERS,
16-MANGOE LANE, CALCUTTA-700001.

حسن ساختہ کیلئے
محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)
پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹
SUNRISE RUBBER PRODUCTS
2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس
PERFECT TRAVEL AIDS,
2/54 (1)
MAHADEVPET
MADIKERI-571201.
(KARNATAK)

رحیم کاٹیج انڈسٹریز
RAHIM COTTAGE INDUSTRIES
17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA.
BOMBAY-8.

ریگزین - فوم - چمڑے - جنس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین - معیاری اور پائیدار سوٹ کیس
بریف کیس - سکول بیگ - ایر بیگ - ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ) - ہینڈ پرس - منی پرس
پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار - موٹر سائیکل - سکوٹرس کی خرید و فروخت اور
تبادلہ کے لئے "آٹو ونگس" کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.
آٹو ونگس

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن - ۲۵ نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر ۴۴۳۴۱۶

نصرک رجال نوحی الیھم من السماء

تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

بشکریہ :- کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس سائی سٹ جیولرز ڈیلرس - مدینہ میدان روڈ بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر :- شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر :- 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے۔" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمل الیکٹرانکس
کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

گڈ لک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

انکے ہاں ٹیلی ویژن ریڈیو - ٹی وی - **اوشا** پنکھوں اور سلائی مشین کی سیلز اینڈ سروس۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر!

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS
NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM.- MOOSA RAZA
PHONE.- 605558.
BANGALORE - 2.

حیدرآباد میں　　فون نمبر:- 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغاپورہ)

(۴۸۷ - ۱ - ۱۶ سعید آباد حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)

فون نمبر 42916　　ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز :- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ -

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴۰ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کر دو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

AIR ®

CALCUTTA - 15.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ایئر فیلیٹ ہوائی چپل، نیز ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے !!